پیارے لوگوں

کی

پیاری باتیں

ترجمہ: خزانۃ الحکم

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ

شعبہ نشرواشاعت

ادارہ احیاء العلوم لال مسجد و جامعہ سیدہ حفصہ ؓ اسلام آباد

دو دو، پیاری باتوں کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دو چیزیں ایسی ہیں کہ ان سے افضل کوئی چیز نہیں۔

(۱) ایمان باللہ (۲) مسلمانوں کی نفع رسانی۔

اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ ان سے زیادہ گندی اور پلید کوئی چیز نہیں۔

(۱) شرک باللہ (۲) مسلمانوں کی ایذا رسانی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) علماء کی ہم نشینی (۲) حکماء کی باتوں کا سننا، لازم پکڑو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ مردہ دل کو حکمت کے نور سے اس طرح زندہ فرماتے ہیں جس طرح بارش کے پانی سے مردہ زمین کو زندہ فرماتے ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

(۱) جو شخص قبر میں بلا توشہ داخل ہوا۔

(۲) ایسا ہے جیسا کہ سمندر میں بلا کشتی کے سوار ہوا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(۱) دنیا کی عزت مال کے ذریعہ ہے۔

(۲) اور آخرت کی عزت نیک اعمال کے ذریعہ ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

(۱) دنیا کا غم دل کے اندر ظلمت ہے۔ (ظلمت پیدا ہونے کا سبب ہے)

(۲) اور آخرت کا غم دل میں نور ہے۔ (نور پیدا ہونے کا سبب ہے)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

(۱) جو شخص علم کی طلب میں رہتا ہے جنت اس کی طلب میں ہوتی ہے۔

(۲) اور جو شخص گناہ کی طلب میں ہوتا ہے جہنم اس کی طلب میں ہوتی ہے۔

حضرت یحیٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(۱) کوئی کریم (شریف النفس) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتا۔

(۲) اور کوئی عقلمند دنیا کو آخرت پر ترجیح نہیں دیتا۔

فائدہ:۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ کریم نہیں اور جو شخص دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتا ہے وہ عقلمند نہیں۔

حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

جس شخص کا اصل سرمایہ تقویٰ (پرہیز گاری) ہو اس کے دین کے فوائد اور خوبیاں بیان کرنے سے زبانیں عاجز ہیں۔

(۲) اور جس شخص کا اصل سرمایہ دنیا ہو اس کے دین کے خسارہ کے بیان کرنے سے زبانیں عاجز ہیں۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

(۱) جو معصیت شہوت کی وجہ سے ہو اس کی تو معافی کی امید ہوتی ہے (کہ اس سے توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے)

(۲) اور جو معصیت کبر کی وجہ سے ہو اس کی معافی کی امید نہیں ہوتی، (اس لئے کہ اس سے عموماً توبہ کی توفیق نہیں ہوتی) اس لئے کہ ابلیس کی معصیت کی اصل وجہ کبر تھی (اس کو توبہ کی توفیق نہیں ہوئی)۔

اور حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش کی اصل شہوت (خواہش نفس تھی) (ان کو توبہ کی توفیق ہوگئی)۔

ایک بزرگ کا قول ہے :

(۱) کہ جو شخص ہنستا ہوا گناہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں اس حال میں داخل فرمائیگا کہ وہ رو رہا ہوگا۔

(۲) اور جو شخص روتا ہوا نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس حال میں جنت میں داخل فرمائیگا کہ وہ ہنس رہا ہوگا۔

ایک بزرگ کا قول ہے :

چھوٹے گناہوں کو بھی حقیر مت سمجھو اس لیے کہ ان سے بڑے بڑے گناہ پیدا ہوتے ہیں۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

(۱) صغیرہ گناہ پر مداومت کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا (بلکہ کبیرہ ہو جاتا ہے)

(۲) اور استغفار کیساتھ (گناہ کبیرہ) کبیرہ نہیں رہتا (بلکہ وہ معاف ہو کر ختم ہو جاتا ہے)

ایک بزرگ کا قول ہے :

(۱) عارف کی زیادہ تر توجہ ثناء خداوندی کی طرف ہوتی ہے۔

(۲) اور زاہد کی زیادہ تر توجہ دعا کی طرف ہوتی ہے، اس لئے کہ عارف کا مقصود اس کا رب ہوتا ہے اور زاہد کا مقصود اس کا نفس ہوتا ہے۔ (کہ کسی طرح عذاب سے بچ جائے)

ایک بزرگ کا قول ہے :

(۱) جس شخص کا یہ خیال ہو کہ اس کا کوئی دوست اللہ تعالیٰ سے بھی بڑھ کر ہے تو اس کی اللہ تعالیٰ کی معرفت کمتر ہے، یعنی اس کو اللہ تعالیٰ کی معرفت پورے طور پر حاصل نہیں۔

(۲) اور جس شخص کا یہ خیال ہو کہ اس کے نفس سے بھی بڑھ کر اس کا کوئی دشمن ہے تو اس کی اپنے نفس کی معرفت کمتر ہے، یعنی اس کو اپنے نفس کی معرفت پورے طور پر حاصل نہیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "ظھر الفساد فی البرِّ و البحر" کی تفسیر میں فرمایا:

(۱) بَرّ سے مراد زبان اور (۲) "بحر" سے مراد دل ہے۔

(۱) جب زبان فاسد ہوتی ہے تو اس پر زبانیں روتی ہیں۔

(۲) اور جب دل فاسد ہوتا ہے تو فرشتے اس پر روتے ہیں۔

ایک بزرگ کا قول ہے :

(۱) شہوت بادشاہوں کو غلام بنا دیتی ہے۔

(۲) اور صبر غلاموں کو بادشاہ بنا دیتا ہے، کیا حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا رضی اللہ عنہا کا قصہ آپ کو معلوم نہیں؟

فائدہ : حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے صبر کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو بادشاہ بنا دیا اور زلیخا اتباع شہوت کی وجہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کی مطیع و فرمانبردار بن گئی۔

ایک بزرگ کا قول ہے :

اس شخص کیلئے خوشخبری ہے:

(۱) جس کی عقل اس کی امید پر غالب ہو، اور اس کی خواہش اس کی قیدی ہو (کہ عقل کے مقتضاء پر عمل کرے اور خواہش کو مغلوب رکھے)

(۲) اور اس شخص کے لئے ہلاکت ہے کہ اس کی خواہش اس کی امید پر غالب ہو اور اس کی عقل اس کی غلام ہو کہ ہر کام خواہش نفس کے مطابق کرتا ہے، اور عقل کو دبا کر رکھتا ہے اس کے تقاضہ پر عمل نہیں کرتا۔

ایک بزرگ کا قول ہے :

(۱) جو شخص گناہوں کو ترک کر دیتا ہے اس کا دل نرم بن جاتا ہے۔

(۲) اور جو شخص حرام کو ترک کر دیتا ہے اور حلال کھاتا ہے اس کی فکر خالص ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء علیہم السلام کی طرف وحی بھیجی

(۱) جس چیز کا میں نے تجھ کو حکم دیا اس میں میری اطاعت کر۔

(۲)اور جن چیزوں کی میں نے تجھ کو نصیحت کی (کہ ان کے کرنے سے منع کیا) ان میں میری نافرمانی نہ کر۔

ایک بزرگ کا قول ہے :

(۱) کمال عقل اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا اتباع ہے۔

(۲)اور اس کی ناراضگی سے اجتناب ہے۔

ایک بزرگ کا قول ہے :

(۱)اہل علم کے لئے پردیس نہیں۔

(۲)اور جاہل کے لئے وطن نہیں۔

فائدہ:۔ مطلب یہ ہے کہ اہل علم جہاں بھی جاتا ہے لوگ اس کی قدر کرتے ہیں، اور وہ جگہ اس کے لئے وطن کے مثل ہو جاتی ہے، اور جاہل کی وطن میں بھی ایسی قدر نہیں ہوتی، اس لئے وہ اپنے وطن میں بھی مسافروں کی طرح رہتا ہے۔

مقولہ:۔ جو شخص نیکی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے، لوگوں کے درمیان مثل پردیسی کے ہو جاتا ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ عموماً لوگوں میں دین نہ ہونے کی وجہ سے لوگ اس کو اجنبی اور اچھوت سا سمجھنے لگتے ہیں، مگر اس کو اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔

ایک بزرگ کا قول ہے :

(۱) نیکی کے لئے حرکت معرفت کی دلیل ہے۔

(۲) جس طرح جسم کی حرکت زندگی کی دلیل ہے۔

فائدہ:۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص ہر وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر کمر بستہ ہے وہ عارف ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے، جس طرح جسم کے اندر حرکت اس کے زندہ ہونے کی دلیل ہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

(۱) تمام خطاؤں کی جڑ دنیا کی محبت ہے۔

(۲) اور تمام فتنوں کی جڑ عشر اور زکوۃ نہ دینا ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ عموماً گناہ دنیا کی محبت کی وجہ سے ہوتے ہیں، جیسے چوری، ڈاکہ زنی، زنا، قتل وغارت گری وغیرہ وغیرہ ایسے ہی عموماً فتنے عشر وزکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے ہوتے ہیں، کہ جب عشر نہیں نکالا جاتا زکوٰۃ نہیں دی جاتی تو غرباء ومساکین فساد پھیلاتے ہیں، عشر وزکوٰۃ ادا کرنے کی شکل میں غرباء ومساکین کی ضرورتیں پوری ہوتی رہتی ہیں اس لئے ان کی طرف سے ہونے والے فتنوں سے حفاظت رہتی ہے۔

ایک بزرگ کا قول ہے :

(۱) اپنی کوتاہی کا اقرار کرنے والا ہمیشہ قابل تعریف ہوتا ہے۔

(۲) اور کوتاہی کا اقرار قبولیت کی نشانی ہے۔

ایک بزرگ کا قول ہے :

(۱) نعمت کی ناشکری باعث ملامت ہے۔

(۲) اور نادان کی ہم نشینی بدبختی ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ نعمت کی ناشکری کی وجہ سے ناشکری کرنے والے کو ملامت کی جاتی ہے، اور نادان کی ہم نشینی اختیار کرنے سے اس کے اثرات اس کے اندر آئیں گے جو اس کے لئے بدبختی ہے۔

شاعر نے کہا ہے۔

اے وہ شخص جو اپنی دنیا میں مشغول ہے، بیشک لمبی لمبی امیدوں نے اس کو فریب میں مبتلا کر دیا، کیا وہ برابر غفلت میں نہیں رہا، یہاں تک کہ اس کی موت اس کے قریب آ پہنچی، موت اچانک آ جاتی ہے، اور قبر عمل کا صندوق ہے، اب تو اس کی خوف ناکیوں پر صبر کر، موت تو اجل کے بغیر نہیں۔

مطلب یہ ہے کہ مرنے کے بعد اب موت بھی نہیں آئے گی، کہ موت کے زریعہ ہی وہاں کی خوف ناکیوں اور تکالیف سے چھٹکارا مل جائے۔

تین تین، پیاری باتوں کا بیان

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

(۱) جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ تنگی معاش کی شکایت کرتا ہے تو گویا اپنے رب کی شکایت کرتا ہے۔

(۲) اور جو شخص امور دنیوی کے لئے غمگین ہونے کی حالت میں صبح کرتا ہے تو وہ اللہ پر ناراض ہونے کی حالت میں صبح کرتا ہے۔

(۳) اور جو شخص کسی مالدار کے سامنے اس کی مالداری کی وجہ سے عاجزی اختیار کرتا ہے، اس کا دو تہائی دین جاتا رہتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا :

تین چیزیں تین چیزوں سے حاصل نہیں ہوسکتیں:

(۱) مالداری تمنا سے (۲) جوانی خضاب سے (۳) صحت دواؤں سے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص مالداری کی تمنا کرتا ہے اور اس کے لئے اس جیسی کوشش نہیں کرتا نہ اس کے لئے ضروری اسباب اختیار کرتا ہے تو اس سے مالداری حاصل نہیں ہوسکتی۔

اس طرح بوڑھا آدمی خضاب کرتا ہے، تو خضاب کے ذریعہ جوانی حاصل نہیں ہوسکتی۔

اکبرالہ آبادی خضاب کرتے ہوئے آئینہ دیکھ رہے تھے، اس وقت یہ شعر کہا:

مصروف ہیں حضور کس بندوبست میں
اپریل کی بہار نہ ہو گی اگست میں

اسی طرح اگر کسی کی فطری صحت خراب ہو جائے تو محض دواؤں کے ذریعہ اس کو حاصل نہیں کیا جا

سکتا یعنی کتنی ہی دوائیاں استعمال کی جائیں اصلی وفطری خداداد صحت وجوانی حاصل نہیں ہوسکتی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا :

(۱) لوگوں کے ساتھ حسن محبت سے پیش آنا نصف عقل ہے۔

(۲) حسن سوال نصف علم ہے۔

(۳) حسن تدبیر نصف معیشت ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا :

(۱) جو شخص دنیا کو ترک کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو محبوب رکھتا ہے۔

(۲) جو شخص گناہوں کو ترک کر دے فرشتے اس کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۳) جو شخص مسلمانوں سے طمع ختم کرلے مسلمان اس کو محبوب رکھتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

(۱) دنیا کی نعمتوں میں سے نعمت اسلام کافی ہے۔

(۲) اور مشاغل میں سے شغل عبادت کافی ہے۔

(۳) اور عبرت کی چیزوں میں سے موت عبرت کے لئے کافی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا :

(۱) کتنے لوگ ہیں کہ ان پر نعمت کئے جانے کی وجہ سے وہ گناہوں میں مبتلا ہو گئے ہیں (کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہوتا تو ہم سے یہ نعمت چھین لی جاتی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حالت سے خوش ہے، اس لئے وہ بدستور گناہوں میں مبتلا رہتے ہیں)

(۲) کتنے لوگ ہیں جو اپنی تعریف کئے جانے کی وجہ سے فتنے میں مبتلا ہو گئے ہیں یعنی خوشامدی قسم کے

لوگ جو تعریف کرتے ہیں اس سے فتنے میں مبتلا ہو گئے کہ اگر ہم کسی قابل نہ ہوتے تو لوگ ہماری کیوں تعریف کرتے، اس لئے بدستور اپنی بدحالی میں مبتلا رہتے ہیں اور اپنی اصلاح کی کوئی فکر نہیں کرتے۔

(۳) کتنے لوگ ہیں جو اپنے عیوب پر پردہ پوشی کی وجہ سے فریب میں مبتلا ہو گئے ہیں (کہ اللہ تعالیٰ کے پردہ پوشی فرمانے کی وجہ سے لوگ عزت واکرام کا معاملہ کرتے ہیں جس سے اپنے آپ کو مقبول عنداللہ سمجھتے ہیں، یہ نہیں سمجھتے کہ اگر اللہ تعالیٰ پردہ پوشی نہ فرماتے تو کوئی بات تک کرنا گوارا نہ کرتا۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

زبور میں وحی کی گئی ہے کہ عقلمند آدمی پر لازم ہے کہ تین چیزوں کے علاوہ کسی چیز میں مشغول نہ ہو۔

(۱) آخرت کے لئے توشہ کی تیاری (نیک اعمال کے ذریعہ)

(۲) کسب معاش (بقدر کفایت)

(۳) حلال کے ذریعہ طلب لذت (اور حرام سے اجتناب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرمایا:

(۱) تین چیزیں نجات دینے والی ہیں۔

(۲) تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔

(۳) تین چیزیں بلندئ درجات کا ذریعہ ہیں۔

(۴) تین چیزیں گناہوں کے کفارہ کا ذریعہ ہیں۔

نجات دینے والی ۳ چیزیں:

(۱) سِر و علانیہ (ظاہر و باطن) میں اللہ تعالیٰ کا خوف (کہ خلوت وجلوت میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے)

(۲) تنگدستی اور خوشحالی میں میانہ روی (ایسا نہ ہو کہ خوشحالی میں اسراف میں مبتلا ہو جائے)

(۳) رضامندی اور ناراضگی میں عدل وانصاف (ایسا نہ ہو کہ کسی سے ناراض ہو تو اس کے بارے میں

انصاف بھی نہ کرے جیسا کہ عموماً ہوتا ہے۔

ہلاک کرنے والی ۳ چیزیں:

(۱) شدت بخل (کہ حقوق واجبہ بھی ادا نہ کرے)

(۲) ہوائے نفسانی جس کا اتباع کیا جائے (کہ ہوائے نفسانی میں حدودِ شرع کی پرواہ بھی نہ کرے)

(۳) خود پسندی (کہ دوسروں کو حقیر سمجھنے لگے)

درجات بلند کرنے والی ۳ چیزیں:

(۱) سلام کو عام کرنا (کہ ہر مسلمان ہر مسلمان کو سلام کرے خواہ اس سے تعارف ہو یا نہ ہو) (۲) کھانا کھلانا (حسب وسعت) (۳) رات کے وقت جب لوگ سوئے ہوئے ہوں نماز پڑھنا (یعنی نماز تہجد)

فائدہ: (۱) سلام کرنے سے دل کی کدورتیں ختم ہو جاتی ہیں (۲) باہم الفت ومحبت پیدا ہوتی ہے (۳) کبر ختم ہو جاتا ہے (۴) کبر سے پیدا ہونے والی برائیاں ختم ہو جاتی ہیں (۵) سلام ایک جامع دعا ہے سلام کو عام کرنے سے ایک دوسرے کے لئے دعاؤں کا سلسلہ عام ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کھانا کھلانے سے:۔

(۱) رنجش ختم ہوتی ہے (۲) باہم الفت ومحبت پیدا ہو جاتی ہے (۳) بخل ختم ہو جاتا ہے (۴) بخل سے پیدا ہونے والی برائیاں (حقوق واجبہ وغیرہ ادا نہ کرنا وغیرہ) ختم ہو جاتی ہیں۔

رات کے وقت نماز پڑھنا:

رات کے وقت نماز پڑھنے سے (۱) اخلاص پیدا ہوتا ہے جو ہر عمل کی جان ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جاتی ہے، جس سے ہر نیکی کی رغبت اور معاصی سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ (۳) جو شخص نماز تہجد کی پابندی کرتا ہے، دیگر نمازوں کی پابندی بدرجہ اولی کرتا ہے۔

گناہوں کا کفارہ کر دینے والی تین چیزیں:

(۱) سردی میں وضو کامل کرنا (یعنی ٹھنڈا ہونے کی حالت میں)

(۲) باجماعت نماز کے لئے قدم اٹھا کر چلنا۔

(۳) نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کی نصیحت:

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین نصیحتیں فرمائیں:

(۱) جتنا چاہے زندہ رہو آخر کو مرنا ہے۔

(۲) جس سے چاہے دوستی کرلو آخر اس سے جدا ہونا ہے۔

(۳) جو چاہے عمل کرلو آخر اس کا بدلہ ملنا ہے۔

فائدہ:۔ مطلب یہ ہے کہ جب آخر کو مرنا ہی ہے تو اس کے لئے تیاری کرنی چاہئے اور جب ہر دوست نے جدا ہونا ہی ہے تو اس ذات سے تعلق قائم کرنا چاہئے جس سے کبھی جدائی نہیں ہوگی یعنی حق تعالیٰ شانہ سے: ؎

عشق بامردہ نباشد پائیدار
عشق را باحی و باقیوم دار

اور جب ہر عمل کا بدلہ ملنا ہے یعنی نیک عمل کا اچھا بدلہ، برے عمل کا برا بدلہ تو ہر ہر نیکی کی کوشش کرنی چاہئے اور ہر ہر برائی سے پرہیز کرنا چاہئے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین آدمی ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کے نیچے سایہ عطا فرمائیں گے، جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔

(۱) ناپسندیدگی (یعنی سردی میں پانی ٹھنڈا ہونے کی) حالت میں کامل وضو کرنے والا۔

(۲) اندھیریوں میں مسجد میں چل کر جانے والا۔

(۳) بھوکے کو کھانا کھلانے والا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلیل اللہ ہونے کی وجہ:

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا گیا، آپ کو اللہ تعالیٰ نے کس چیز کی وجہ سے خلیل بنایا؟ ارشاد فرمایا تین چیزوں کی وجہ سے:۔

(۱) میں نے اللہ کے حکم کو اس کے غیر کے حکم پر اختیار کیا۔

(۲) جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ذمہ لے لیا ہے میں نے اس کی فکر نہیں کی۔

(۳) میں نے مہمان کے بغیر صبح یا شام کا کبھی کھانا نہیں کھایا:۔

رنج وغم دور کرنے والی ۳ چیزیں :

بعض حکماء سے منقول ہے، تین چیزیں رنج وغم کو دور کرتی ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کا ذکر (۲) اولیاء اللہ کی ملاقات (۳) عقلمندوں کا کلام۔

حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ سے منقول ہے:

(۱) جس کو ادب نہیں اس کو علم نہیں۔

(۲) جس کو صبر نہیں اس کو دین نہیں۔

(۳) جس کے لئے پرہیزگاری نہیں اس کے لئے قرب خداوندی نہیں۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ علم کا تقاضا ادب ہے کہ ہر کسی کے ساتھ اس کے مناسب ادب سے پیش آئے، اگر کسی شخص میں علم کے باوجود ادب نہیں تو یہ کہا جائے گا گویا علم ہی نہیں۔

اسی طرح دین کے اندر خلاف مزاج باتوں پر صبر کرنا ہوتا ہے، اگر کسی کے اندر صبر نہیں تو اس کا دین پختہ اور کامل نہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قرب پرہیزگاری کے بقدر ہوگا، اگر کسی میں پرہیزگاری نہیں تو اللہ کا قرب بھی اس کو حاصل نہیں۔

اولین وآخرین کاعلم:

ایک اسرائیلی شخص تحصیل علم کے لئے نکلااس کی خبران کے نبی کو پہنچی اوراس شخص کوطلب کیا وہ شخص حاضر ہوا انہوں نے اس سے فرمایا، اے نوجوان میں تجھ کوتین چیزوں کی نصیحت کرتا ہوں ان میں اولین وآخرین کاعلم ہے۔

(۱) ظاہر وباطن میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔

(۲) اپنی زبان کومخلوق سے روک لینااور خیر کے بغیر انکاذکر نہ کرنا۔

(۳) جوکھانا کھاؤ خیال رکھنا کہ وہ حلال ہو، پس وہ جوان سفر سے رک گیا۔

فائدہ: یعنی تین چیزوں میں تمام علم جمع ہوگیا، پھر مزید کیوں وقت ضائع کروں ۔

تین چیزوں کے بغیر علم نفع نہیں دیتا :

ایک بنی اسرائیلی شخص نے علم کے اَسّی (۸۰) صندوق جمع کئے اوراس علم سے فائدہ حاصل نہیں کیا کہ اس پرعمل نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے نبی کے پاس وحی بھیجی (کہ اس شخص سے کہد یجئے تو جتنا چاہے علم جمع کر لے جب تک تین چیزوں پرعمل نہ کرے تجھ کوکوئی نفع نہیں ہوگا۔ وہ تین چیزیں یہ ہیں:

(۱) دنیا سے محبت نہ کرے اس لئے کہ وہ مومنین کا گھر نہیں ۔

(۲) شیطان کی ہمنشینی (تعلق) اختیار نہ کرے اس لئے کہ وہ مومنین کا رفیق نہیں ۔

(۳) کسی کوایذاء نہ پہنچائے اس لئے کہ یہ مومنین کا پیشہ نہیں ۔

ابوسلیمان دارانی علیہ الرحمہ نے فرمایا :

کہ وہ مناجات میں کہا کرتے تھے۔

(۱) الٰہی اگر تو مجھ سے میرے گناہ کا مطالبہ کرے گا تو میں تجھ سے تیری معافی کوطلب کروں گا۔

(۲) اگر تو میرے بخل کا مطالبہ کریگا تو میں تجھ سے تیری سخاوت کوطلب کروں گا۔

(۳) اگر تو مجھ کو جہنم میں داخل کرے تو میں جہنمیوں کو خبر دار کروں گا کہ مجھ کو تجھ سے محبت ہے (تا کہ جہنمیوں کو محبّین خدا کا حال معلوم ہو کر کچھ تسلی ہو)

سعادت مندی:

مقولہ:۔ جس شخص کو تین چیزیں حاصل ہیں وہ سعادت مند ہے۔

(ا) جاننے والا دل (۲) صبر کرنے والا بدن (۳) اپنے پاس جو موجود ہو اس پر قناعت۔

ہلاک کرنے والی چیزیں :

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے:۔

کہ پہلے لوگ جو ہلاک ہوئے وہ تین باتوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

(ا) فضول کلام (۲) زیادہ کھانا (۳) زیادہ سونا۔

فائدہ: جب فضول کلام ہو گا تو غیبت، چغلی وغیرہ ہوگی، زیادہ کھانے سے زیادہ شہوت پیدا ہوگی۔، زیادہ سونے سے سستی کاہلی پیدا ہوتی ہے۔

حضرت یحیٰی بن معاذ رازیؒ نے فرمایا:

اس شخص کے لئے مبارک باد ہے (جو یہ تین کام کرے)

(ا) جو دنیا کو چھوڑ دے اس سے پہلے کے دنیا اس کو چھوڑ دے۔

(۲) جو قبر میں داخل ہونے سے پہلے قبر کو (نیک اعمال کے ذریعہ) آراستہ کرلے۔

(۳) اپنے رب سے ملاقات سے پہلے اس کو راضی کرلے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

جس کے پاس تین چیزیں نہیں اس کے پاس کچھ بھی نہیں (وہ تین چیزیں یہ ہیں)

(ا) اللہ تعالیٰ کی سنت (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (۳) اولیاء کی سنت۔

دریافت کیا گیا: اللہ تعالیٰ کی سنت کیا ہے؟

ارشادفرمایا: راز کا چھپانا۔

عرض کیا گیا: رسول اللہ ﷺ کی سنت کیا ہے؟

ارشادفرمایا: لوگوں کے ساتھ نرمی ومہربانی سے پیش آنا۔

عرض کیا گیا: اولیاءاللہ کی سنت کیا ہے؟

ارشادفرمایا: لوگوں کی تکالیف کو برداشت کرنا۔

تین وصیتیں:

پہلے زمانہ کے لوگ ایک دوسرے کو تین چیزوں کی وصیت کیا کرتے تھے،اور آپس میں ایک دوسرے کو لکھ کر دیا کرتے تھے۔وہ تین چیزیں یہ ہیں:

(۱)جوشخص اپنی آخرت کے لئےعمل کرتا ہےاللہ تعالیٰ اس کے دین ودنیا دونوں کی کفایت فرمادیتے ہیں۔

(۲)جوشخص اپنے باطن کودرست کرلیتا ہےاللہ تعالیٰ اس کے ظاہرکوبھی درست کردیتا ہے۔

(۳)جوشخص اپنے اوراللہ تعالیٰ کے درمیان معاملہ صحیح کر لیتا ہے،اللہ تعالیٰ اس کے اور لوگوں کے درمیان معاملہ کوبھی صحیح کردیتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

(۱)اللہ کےنزدیک لوگوں میں سب سےبہتر بن کر رہو:۔

(۲)اپنےنفس کےنزدیک لوگوں میں سب سے بدتر بن کر رہو:۔

(۳)لوگوں کےنزدیک ایک عام انسان بن کر رہو:۔

حضرت عزیر علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی بھیج کر فرمایا:

(۱)اے عزیر جب تم چھوٹا گناہ کروتو اس کے چھوٹے ہونے کو نہ دیکھو بلکہ اس کو دیکھوجس کا گناہ کیا

ہے۔

(۲) جب تم کو معمولی خیر پہنچے اس کے معمولی ہونے کو نہ دیکھو بلکہ اس کو دیکھو جس نے وہ تم کو عطا کی ہے۔

(۳) جب تم کو کوئی تکلیف پہنچے میری مخلوق سے میری شکایت نہ کرو، جس طرح جب تمھارے گناہ مجھ تک پہنچتے ہیں تو میں اپنے فرشتوں سے تمہاری شکایت نہیں کرتا۔

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ہر روز جب صبح ہوتی ہے شیطان مجھ سے کہتا ہے:

(۱) تو کیا کھائے گا (۲) کیا پہنے گا (۳) کہاں رہے گا؟

میں اس کو جواب دیتا ہوں:

(۱) موت کو کھاؤں گا (۲) کفن پہنوں گا (۳) قبر میں رہوں گا۔

مطلب یہ ہے کہ تیرے جال میں نہیں پھنسوں گا۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو آدمی نافرمانی کی ذلت سے نکل کر فرمانبرداری کی عزت کی طرف آ جائے۔

(۱) اللہ تعالیٰ بغیر مال کے اس کو غنی بنا دیں گے۔

(۲) بغیر لشکر کے اس کی مدد فرمائیں گے۔

(۳) بغیر خاندان کے اس کو عزت عطا فرمائیں گے۔

علامت ایمان:

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس تشریف لائے، اور ارشاد فرمایا تم نے کس حال میں صبح کی؟ انہوں نے عرض کیا ہم نے اس حال میں صبح کی کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔

ارشاد فرمایا تمہارے ایمان کی علامت کیا ہے؟

انہوں جواب دیا:

(۱) ہم تکلیف پر صبر کرتے ہیں۔

(۲) خوشحالی پر شکر کرتے ہیں۔

(۳) تقدیر پر راضی رہتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رب کعبہ کی قسم تم بیشک مومن ہو۔

اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء علیہم السلام کی طرف وحی بھیجی:

(۱) جو شخص مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہو میں اس کو اپنی جنت میں داخل کروں گا۔

(۲) جو شخص مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ مجھ سے ڈرتا ہو تو میں اس کو اپنی جہنم سے دور رکھوں گا۔

(۳) جو شخص مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ مجھ سے حیا کرتا ہو میں کراماً کاتبین (فرشتوں) کو اس کے گناہ بھلا دوں گا، (تا کہ فرشتے اس کے گناہ پیش ہی نہ کر سکیں، نہ گناہوں پر باز پرس کی نوبت آئے، نہ بندہ کو ندامت ہو)۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا:

(۱) اللہ تعالیٰ نے تم پر جو چیزیں فرض فرمائی ہیں ان کو ادا کرو، لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی حرام فرمودہ چیزوں سے بچو لوگوں میں سب سے زیادہ زاہد بن جاؤ گے۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے تم کو جو کچھ عطا فرمایا اس پر راضی رہو لوگوں میں سب سے زیادہ غنی بن جاؤ گے۔

حضرت صالح مرقدی رحمۃ اللہ علیہ بعض کھنڈر مکانوں کے پاس سے گزرے، مکانوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا:

(۱) تمہارے پہلے مالک کہاں چلے گئے؟

(۲) تمہارے پہلے آباد کرنے والے کہاں ہیں؟

(۳) تمہارے اندر پہلے رہنے والے کہاں ہیں؟

ہاتف غیبی نے آواز دی!

(۱) ان کے نشانات مٹ گئے۔

(۲) ان کے جسم مٹی کے نیچے بوسیدہ ہو گئے۔

(۳) ان کے اعمال ان کی گردنوں میں ہار بنا کر ڈال دئے گئے۔

؎ گزروں ہوں جس خرابہ پہ کہتے ہیں واں یہ لوگ
یہ کل کی بات ہے، یہ گھر تھا، یہ باغ تھا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

(۱) جس پر چاہو احسان کرو پس اس کے امیر ہو!

(۲) جس سے چاہو سوال کرو پس تم اس کے غلام ہو!

(۳) جس سے چاہو استغناء اختیار کرو پس تم بھی اسی کے مثل (غنی) ہو۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

(۱) کل کی کل دنیا کا ترک کر دینا کل کی کل دنیا کا لے لینا ہے۔

(۲) جس نے کل دنیا کو ترک کر دیا اس نے کل دنیا کو لے لیا۔

(۳) اور جس نے کل دنیا کو لے لیا اس نے کل دنیا کو ترک کر دیا، پس اس کے ترک کرنے میں اس کا لینا ہے اور اس کے لینے میں اس کا ترک کرنا ہے۔

بھاگتی پھرتی تھی دنیا جب طلب کرتے تھے ہم
اب جو نفرت ہم نے کی بے اختیار آنے کو ہے

حضرت ابراہیم ابن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

ان سے دریافت کیا گیا کہ تم نے کس چیز کی وجہ سے زہد اختیار کیا؟ ارشاد فرمایا تین چیزوں کی وجہ سے!

(۱) میں نے دیکھا کہ قبر وحشت ناک جگہ ہے، اور میرے پاس میرا کوئی مونس نہیں۔

(۲) میں نے دیکھا راستہ طویل ہے اور میرے پاس توشہ نہیں۔

(۳) میں نے دیکھا فیصلہ کرنے والا خدائے جبار ہے اور میرے پاس کوئی حجت نہیں۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جو بڑے عارفین میں سے تھے وہ (مناجات میں) کہا کرتے تھے۔

(۱) الٰہی میں اپنی حاجت مندی اور ناتوانی کے باوجود پسند کرتا ہوں کہ اپنی تمام نیکیاں آپ کو بخش دوں، پس اے میرے آقا آپ کیسے پسند نہیں فرمائیں گے کہ میرے تمام گناہ بخش دیں حالانکہ آپ اے میرے سردار مجھ سے بے نیاز ہیں۔

(۲) جب تم اللہ تعالیٰ سے انس حاصل کرنا چاہو تو اپنے نفس سے وحشت اختیار کرو۔

(۳) اگر تم وصال کی حلاوت چکھ لو تو فراق کی تلخی پہچان سکتے ہو، مطلب یہ ہے کہ جو شخص وصال کی حلاوت سے ناآشنا ہے وہ فراق کی تلخی بھی نہیں سمجھ سکتا کسی شاعر نے کہا ہے: ؎

جس نے اسے ایک بار پایا
تازیست نہ پھر قرار پایا

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا:

کہ اُنس حاصل ہونے کا طریقہ کیا ہے؟ فرمایا یہ ہے کہ:

(۱) کسی حسین چہرہ (۲) حسین آواز (۳) خوش بیاں زبان کے ساتھ اُنس حاصل نہ ہو، مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں سے اُنس حاصل کرنے کے بجائے اپنے تمام جذبات محبت حق تعالیٰ جل شانہ' کے ساتھ ہی وابستہ کرنا چاہئیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''زہد'' کے تین حروف ہیں: (۱) زا (۲) ہاء (۳) دال

(۱) زا، سے مراد ہے زاد المعاد، آخرت کا توشہ۔

(۲) ہا، سے مراد ہے، ہدایت دین۔

(۳) اور دال سے مراد ہے، دوام علی الطاعت، اطاعت پر ہمیشگی۔

ایک دوسرے مقام پر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

(۱) زا، سے مراد ترک زینت، زینت کا ترک کردینا۔

(۲) ہا، سے مراد، ترک ہوا، خواہش نفس کا ترک کردینا۔

(۳) دال، سے مراد ترک دنیا، دنیا کا ترک کردینا۔

حضرت حامد لفاف رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے:

کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے ان سے وصیت کرنے کی درخواست کی انہوں نے جواب دیا! اپنے کو دین کا غلاف بنالینا، جس طرح قرآن پاک کے لئے غلاف ہوتا ہے، ان سے سوال کیا گیا، دین کا غلاف کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا!

(۱) ترک کلام مگر بضرورت۔

(۲) ترک دنیا مگر حسب ضرورت،

(۳) ترک اختلاط مگر بقدر ضرورت۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جس طرح قرآن پاک کی حفاظت کے لئے غلاف کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح دین کی حفاظت کے لئے بھی غلاف کی ضرورت ہے اور وہ غلاف یہ تین چیزیں ہیں کہ ان مذکورہ تین چیزوں کو بالکلیہ ترک کر دیا جائے، کہ ان تینوں سے ہی زیادہ تر دین کا نقصان زیادہ ہوتا ہے، صرف بقدر ضرورت کہ اس کے بغیر چارہ ہی نہ ہو اختیار کیا جائے۔

اصل زہد:

جان لو کہ اصل زہد (تین چیزیں ہیں):

(۱) حرام چیزوں سے اجتناب وہ چھوٹی ہوں یا بڑی۔

(۲) تمام فرائض کی ادائیگی وہ آسان ہوں یا دشوار۔

(۳) دنیا کو اہل دنیا پر چھوڑ دینا وہ قلیل ہو یا کثیر۔

حضرت لقمان حکیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی، بیٹا انسان کے تین حصے ہیں:

(۱) ایک حصہ اللہ کے لئے۔

(۲) ایک حصہ اس کے نفس کے لئے۔

(۳) ایک حصہ کیڑے مکوڑوں کے لئے۔

☆ اللہ کا حصہ اس کی روح ہے۔

☆ اس کے نفس کے لئے اس کا عمل ہے۔

☆ کیڑے مکوڑوں کے لئے اس کا جسم ہے۔

(اس لئے ضروری ہے کہ انسان جسم کے مطالبات سے زیادہ روح کے تقاضوں کو پورا کرے)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

تین چیزیں حافظہ کو بڑھاتی ہیں اور بلغم کو دور کرتی ہیں:

(۱) مسواک (۲) روزہ (۳) تلاوت قرآن پاک۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

مومنوں کے لئے شیطان سے حفاظت کے تین قلعے ہیں:

(۱) مسجد ایک قلعہ ہے۔

(۲) ذکر اللہ ایک قلعہ ہے۔

(۳) تلاوت قرآن ایک قلعہ ہے۔

ایک بزرگ نے فرمایا:

تین چیزیں اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے ہیں کہ وہ چیزیں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں ہی کو عطا فرماتے ہیں:

(۱) فقر (کہ اس کے ذریعہ بہت سے گناہوں اور دنیوی تکالیف سے انسان محفوظ رہتا ہے)

(۲) مرض (کہ اس کے ذریعہ بہت سے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں)

(۳) صبر (کہ رفع درجات کا سبب ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا گیا:

(۱) بہترین دن کونسا ہے؟

(۲) بہترین مہینہ کونسا ہے؟

(۳) بہترین عمل کونسا ہے؟

انہوں نے جواب دیا!

(۱) بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔

(۲) بہترین مہینہ رمضان کا مہینہ ہے۔

(۳) بہترین عمل پانچ وقت کی نماز ان کے وقت پر ادا کرنا ہے۔

اس کی خبر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی کہ ان سے یہ سوال کیا گیا تھا، اور انہوں یہ جواب دیا، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر مشرق و مغرب کے درمیان تمام علماء، حکماء وفقہاء سے یہ سوال کیا جائے تو وہ سب بھی یہی جواب دیں گے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا۔

مگر ایک اور بات کہتا ہوں:

(۱) بہترین عمل وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ قبول کرلے۔

(۲) بہترین مہینہ وہ ہے جس میں تم اللہ تعالیٰ سے کامل توبہ کرلو۔

(۳) بہترین دن وہ ہے جس دن تم دنیا سے اللہ تعالیٰ کے پاس ایمان کی حالت میں نکل جاؤ۔

ایک شاعر نے کہا:

اشعار کا ترجمہ: کیا تو نہیں دیکھتا کس طرح ہم کو روز وشب آزما رہے ہیں۔ اور ہم ظاہر و باطن میں کھیلنے میں مشغول ہیں، ہرگز دنیا اور اس کی نعمتوں کی طرف مائل مت ہو، اس لئے کہ اس کا وطن اصل وطن نہیں ہے اور مرنے سے پہلے پہلے اپنے لئے عمل کرلے، پس دوستوں اور بھائیوں کی کثرت تجھ کو دھوکہ میں نہ ڈال دے۔

ایک بزرگ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

(۲) دنیا میں بے رغبت بنا دیتا ہے۔

(۳) اپنے نفس کے عیوب کو دیکھنے والا بنا دیتا ہے۔

حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہاری دنیا کی تین چیزیں مجھ کو محبوب ہیں:

(۱) خوشبو (۲) عورت (۳) اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی بیٹھے ہوئے تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ ﷺ نے سچ فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو بھی دنیا کی تین چیزیں محبوب ہیں۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارکہ کو دیکھنا۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا مال خرچ کرنا۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں اپنی بیٹی کا ہونا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، آپ نے سچ فرمایا اے ابوبکر! مجھ کو بھی دنیا کی تین چیزیں محبوب ہیں۔

(۱) نیکی کا حکم کرنا (۲) برائی سے روکنا (۳) پرانا کپڑا پہننا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، آپ نے سچ فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ مجھ کو بھی دنیا کی تین چیزیں محبوب ہیں۔

(۱) بھوکوں کو کھانا کھلانا۔

(۲) ننگوں کو کپڑا پہنانا۔

(۳) قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، آپ نے سچ فرمایا اے عثمان رضی اللہ عنہ مجھ کو بھی دنیا کی تین چیزیں محبوب ہیں۔

(۱) مہمان کی خدمت کرنا۔

(۲) گرمی میں روزہ رکھنا۔

(۳) جہاد کرنا۔

اس درمیان میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لے آئے، اور فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہاری باتوں کو سن کر مجھ کو بھیجا ہے اور آپ کو حکم فرمایا ہے کہ مجھ سے پوچھو کہ اگر میں اہل دنیا میں سے ہوتا تو کیا پسند کرتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر آپ اہل دنیا میں سے ہوتے تو کیا پسند فرماتے؟

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا!

(۱) بھٹکے ہوؤں کو راستہ دکھانا۔

(۲) عبادت گزار غرباء کے ساتھ اُنسیت حاصل کرنا۔

(۳) تنگدست عیال دار لوگوں کی مدد کرنا۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا:

اللہ رب العزت جل جلالہ کو بھی اپنے بندوں کی تین چیزیں محبوب ہیں۔

(۱) (اللہ تعالیٰ کی عبادت میں) طاقت صرف کرنا۔

(۲) ندامت کے وقت رونا۔

(۳) فاقہ کے وقت صبر کرنا۔

ایک بزرگ نے فرمایا:

(۱) جو شخص اپنی عقل کو مضبوط پکڑے گمراہ ہو جائے گا (اس لئے کہ شریعت کے بہت سے احکام بظاہر خلاف عقل ہیں، کہ عقل کی رسائی وہاں تک نہیں ہوتی۔

(۲) جو شخص اپنے مال سے مالداری حاصل کرنا چاہتا ہے، مفلس ہو جاتا ہے۔

(۳) جو شخص مخلوق سے عزت حاصل کرنا چاہتا ہے ذلیل ہو جاتا ہے۔

بعض حکماء سے منقول ہے کہ معرفت کا ثمرہ تین چیزیں ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنا۔

(۲) کسی سے اللہ کے لئے محبت کرنا۔

(۳) اللہ تعالیٰ سے اُنس حاصل کرنا۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ بندہ کو جب اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے تو یہ تین چیزیں بھی اس کو لازماً حاصل ہو جاتی ہیں، پس ان تین چیزوں کا حاصل ہو جانا اس کی نشانی ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوگئی ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ سے حیا کا تقاضا یہ ہے کہ بندہ ہر چھوٹے بڑے گناہ سے رک جائے بلکہ بہت سی مباحات کو بھی حیاء کی وجہ سے ترک کر دیتا ہے جیسے بعض بزرگوں کے حالات ایسے بھی ہیں کہ وہ پورے طور پر پیر پھیلا کر نہیں سوتے تھے ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو جواب دیا کہ پیر پھیلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے۔

(۲) اللہ کے لئے محبت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے محبت صرف اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہو یعنی اپنی کسی غرض کی وجہ سے نہیں۔

(۳) اللہ تعالیٰ سے اُنس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے کسی انسان اور کسی کام سے وہ اُنس حاصل نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی عبادت وطاعت اور اس کے ذکر وفکر سے اُنس حاصل ہوتا ہے، غرض کہ ما سوا اللہ تعالیٰ کی محبت و اُنسیت نکل کر اللہ تعالیٰ کی محبت واُنسیت باقی رہ جائے اور اس کا یہ حال ہو جائے۔

بقول خواجہ مجذوب علیہ الرحمہ: ؎

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہو گئی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) محبت معرفت کی بنیاد ہے۔

(۲) پرہیز گاری یقین کی علامت ہے۔

(۳) یقین کی اصل پرہیز گاری اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہنا۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اولاً بندہ کو اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا ہوتی ہے، اسکے بعد ہی اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے، اور محبت پیدا ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے انعامات و احسانات میں غور کرنے سے۔

(۱) پرہیز گاری یقین کی علامت ہے، مطلب یہ ہے کہ جب بندہ کو اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور وعیدوں پر یقین ہوتا ہے تب ہی طاعات کی پابندی اور معاصی سے پرہیز کرتا ہے پس اس کا معاصی سے پرہیز کرنا یقین کی علامت ہے۔

(۲) یقین کی اصل پرہیز گاری اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہنا ہے، یعنی محض زبانی یقین کا دعویٰ کافی نہیں جب تک معاصی کا ترک نہ ہو کوئی شخص یقین کا دعویٰ کرتا ہے اور معاصی سے باز نہیں آتا تو وہ اپنے دعوائے یقین میں جھوٹا ہے۔

ایسے ہی یقین کا دعویٰ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی نہیں تو اس کو اس دعوے میں کاذب سمجھا جائے گا۔

حضرت ابن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

(۱) جو شخص اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے وہ ان سے بھی محبت رکھتا ہے، جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہے۔

(۲) جس شخص کو ان سے محبت ہے جن سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے، وہ اس چیز سے بھی محبت رکھے گا جس چیز سے اس کو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت ہے۔

(۳) جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ کی محبوب چیزوں سے محبت رکھے گا وہ اس چیز کو محبوب رکھے گا کہ لوگ اس کو نہ پہچانیں۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

محبت کی سچائی تین چیزوں میں ہے۔

(۱) اپنے محبوب کے کلام کو اس کے غیر کے کلام پر پسند کرے۔

(۲) اپنے محبوب کی ہمنشینی کو اس کے غیر کی ہمنشینی پر پسند کرے۔

(۳) اپنے محبوب کی خوشنودی کو اس کے غیر کی خوشنودی پر اختیار کرے۔

حضرت وہب بن منبہ الیمانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

(۱) حریص آدمی فقیر ہوتا ہے، اگر چہ وہ دنیا کا بادشاہ ہو جائے۔

(۲) فرمانبردار شخص سردار ہو جاتا ہے اگر چہ وہ غلام کیوں نہ ہو۔

(۳) قناعت پسند شخص مالدار ہے اگر چہ وہ بھوکا ہی کیوں نہ ہو۔

ایک بزرگ نے فرمایا:

(۱) جو شخص اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے اس کو مخلوق کے ساتھ لذت نہیں رہتی۔

(۲) اور جو دنیا (کی حقیقت) کو پہچان لیتا ہے اس کو اس (دنیا) کی رغبت نہیں رہتی۔

(۳) جو شخص اللہ تعالیٰ کے انصاف کو پہچان لیتا ہے، جھگڑا کرنے والے اس کے پاس نہیں آتے۔

حضرت ذوالنون مصریؒ نے فرمایا:

(۱) ہر ڈرنے والا بھاگنے والا ہوتا ہے یعنی جس چیز سے ڈرتا ہے اس سے بھاگتا ہے۔

(۲) ہر رغبت کرنے والا طلب کرنے والا ہوتا ہے (یعنی جس چیز کی رغبت ہوتی ہے اس کو طلب کرتا ہے)

(۳) اللہ تعالیٰ سے اُنسیت حاصل کرنے والا ہر شخص اپنے نفس سے وحشت کرنے والا ہوتا ہے۔

حضرت ذوالنون مصریؒ نے فرمایا:

(۱) جس کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے وہ (دنیا میں مثل) قیدی ہے۔

(۲) اس کا دل بینا ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کے لئے اس کا عمل بہت زیادہ ہے۔

حضرت ذوالنون مصریؒ نے فرمایا:

(۱) جس کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے، وہ باوفا ہوتا ہے۔

(۲) اس کا دل روشن ہوتا ہے۔ (۳) اس کا عمل پاکیزہ ہوتا ہے۔

حضرت ابوسلیمان دارانی نے فرمایا:

(۱) دنیا اور آخرت میں ہر خیر کی اصل اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔

(۲) دنیا کی کنجی شکم سیری ہے۔

(۳) آخرت کی کنجی بھوکا رہنا ہے۔

ایک بزرگ نے فرمایا:

(۱) اس کی دکان تنہائی ہے۔

(۲) اس کا رأس المال پرہیز گاری ہے۔

(۳) اس کا نفع جنت ہے۔

حضرت مالک بن دینارؒ نے فرمایا:

تین چیزوں کی اصلاح تین چیزوں سے کرنا، تا کہ تو مؤمنین میں سے ہو جائے۔

(۱) کبر کی تواضع سے (یعنی تواضع اختیار کر، تا کہ کبر جاتا رہے)

(۲) حرص کی قناعت سے (یعنی قناعت اختیار کر، تا کہ حرص جاتی رہے)

(۳) حسد کی خیر خواہی سے (یعنی جس شخص سے حسد ہے اس کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ اختیار کر، تا کہ حسد جاتا رہے)۔

چار چار پیاری باتوں کا بیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

اے ابوذرؓ!

(۱) کشتی کی تجدید (مرمت) کر لے اس لئے کہ دریا بہت گہرا ہے۔

(۲) پورا توشہ لے لے اس لئے کہ سفر بہت لمبا ہے۔

(۳) بوجھ ہلکا کر لے اس لئے کہ گھاٹی بہت دشوار ہے۔

(۴) عمل کو خالص کر لے اس لئے کہ پرکھنے والا (حق تعالیٰ شانہٗ) بہت تیز نظر ہے۔

ایک شاعر نے کہا ہے:

اشعار کا ترجمہ:

(۱) لوگوں پر توبہ فرض ہے۔ لیکن گناہوں کا ترک کرنا واجب تر ہے۔

(۲) مصیبتوں میں صبر کرنا دشوار ہے۔ لیکن ثواب کا ترک کرنا دشوار تر ہے۔

(۳) زمانہ اپنے حادثات میں عجیب ہے۔ لیکن لوگوں کی غفلت عجیب تر ہے۔

(۴) ہر آنے والی چیز قریب ہے۔ لیکن موت اس سے بھی قریب تر ہے۔

ایک بزرگ نے فرمایا:

کہ چار چیزیں حسین ہیں لیکن چار چیزیں ان سے حسین تر ہیں:۔

(۱) حیا مردوں سے حسین ہے لیکن عورت سے حسین تر ہے۔

(۲) عدل ہر شخص سے حسین ہے لیکن امراء سے حسین تر ہے۔

(۳) توبہ بوڑھے شخص سے حسین ہے لیکن جوان سے حسین تر ہے۔

(۴) سخاوت مالداروں سے حسین ہے لیکن فقراء سے حسین تر ہے۔

ایک بزرگ نے فرمایا:

کہ چار چیزیں چار چیزوں سے زیادہ بُری ہیں۔

(۱) گناہ جوان سے برا ہے لیکن بوڑھے سے زیادہ برا ہے۔

(۲) دنیا میں جاہل کا مشغول ہونا برا ہے، اور عالم کا مشغول ہونا اور زیادہ برا ہے۔

(۳) نیکی میں کوتاہی کرنا تمام لوگوں کا برا ہے، اور علماء اور طلباء کا کوتاہی کرنا اور زیادہ برا ہے۔

(۴) مالداروں کا تکبر کرنا برا ہے، اور فقراء کا تکبر کرنا اور زیادہ برا ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) ستارے آسمان والوں کے لئے امن ہیں، جب وہ ٹوٹ جائیں تو آسمان والوں کا نقصان ہے۔

(۲) میرے اہل بیت میری امت کے لئے امن ہیں، جب میرے اہل بیت جاتے رہیں تو میری امت کا نقصان ہے۔

(۳) میں اپنے اصحاب کے لئے امن ہوں، جب میں چلا جاؤں تو میرے اصحاب کا نقصان ہے۔

(۴) پہاڑ زمین والوں کے لئے امن ہیں، جب وہ جاتے رہیں تو زمین کا نقصان ہے۔ (یعنی جب پہاڑ اللہ کے حکم سے ریزہ ریزہ ہو جائیں گے، تو زمین والوں کا بھی خاتمہ ہو جائے گا، یعنی قیامت قائم ہو جائے گی)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

چار چیزیں ہیں کہ ان کا کمال چار چیزوں سے ہے:

(۱) نماز کا کمال سجدۂ سہو سے ہے۔

(۲) روزہ کا کمال صدقۃ الفطر سے ہے۔

(۳) حج کا کمال فدیہ سے ہے۔

(۴) ایمان کا کمال جہاد سے ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ نماز میں کوتاہی کی تکمیل سجدۂ سہو کے ذریعہ ہوتی ہے، اور روزہ میں کوتاہی رہ جاتی ہے تو صدقۃ الفطر کے ذریعہ اس کی تلافی ہو جاتی ہے، اور حج میں کوتاہی کی تلافی فدیہ کے ذریعہ اور ایمان میں کوتاہی کی تکمیل جہاد کے ذریعہ ہو جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ نے فرمایا:

(۱) جس شخص نے ہر دن میں بارہ رکعات پڑھیں اس نے نماز کا حق ادا کر دیا:۔ (دو رکعت سنت فجر، چار رکعت سنت قبل الظہر دو رکعت بعد الظہر دو رکعت سنت بعد مغرب اور دو رکعت بعد عشاء)

(۲) جس شخص نے ہر مہینہ میں تین دن کے روزے رکھے اس نے روزوں کا حق ادا کر دیا، (۱۳/۱۴/۱۵ تاریخ کے روزے جن کو ایام بیض بھی کہتے ہیں)

(۳) جس شخص نے ہر دن ۱۰۰/ آیات کی تلاوت کی اس نے قرأت کا حق ادا کر دیا۔

(۴) جس شخص نے جمعہ میں ایک درہم صدقہ کیا اس نے صدقہ کا حق ادا کر دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

دریا چار (قسم کے) ہیں:

(۱) خواہش نفس، گناہوں کا دریا ہے۔

(۲) نفس، شہوت پرستوں کا دریا ہے۔

(۳) موت، عمروں (زندگیوں) کا دریا ہے۔

(۴) قبر، ندامتوں کا دریا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:

میں نے عبادت کی حلاوت چار چیزوں میں پائی:

(۱) اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا کرنے میں۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنے میں۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی طلب کے لئے نیکی کا حکم کرنے میں۔

(۴) اللہ تعالیٰ کے غصہ سے بچنے کے لئے برائی سے روکنے میں۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ ان چار چیزوں پر عمل کرنے سے عبادت کی حلاوت نصیب ہو جاتی ہے، ظاہر پر عمل فضیلت، باطن پر فرض ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:

چار چیزیں ہیں ان کے ظاہر پر عمل کرنا فضیلت اور باطن پر عمل کرنا فرض ہے۔

(۱) صالحین کی ہمنشینی فضیلت اور ان کی اقتداء کرنا فرض ہے۔

(۲) قرآن کریم کی تلاوت فضیلت اور اس پر عمل کرنا فرض ہے۔

(۳) قبروں کی زیارت فضیلت اور اس کے لئے تیاری کرنا فرض ہے۔

(۴) مریض کی عیادت فضیلت اور اس سے نصیحت حاصل کرنا فرض ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:

(۱) جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ نیکیوں کی طرف سبقت کرتا ہے۔

(۲) جو شخص جہنم سے ڈرتا ہے وہ شہوت پرستی سے باز رہتا ہے۔

(۳) جس کو موت کا یقین ہو اس کی لذتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

(۴) جو شخص دنیا کو پہچان لیتا ہے اس پر مصیبتیں سہل ہو جاتی ہیں۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(۱) نماز دین کا ستون ہے اور خاموشی افضل ہے۔

(۲) صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو بجھا دیتا ہے اور خاموشی افضل ہے۔

(۳) روزہ جہنم سے ڈھال ہے اور خاموشی افضل ہے۔

(۴) جہاد دین کی بلندی کا ذریعہ ہے اور خاموشی افضل ہے۔

انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام میں سے کسی نبی کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی اور ارشاد فرمایا:

(۱) تیرا باطل سے خاموش رہنا (میری رضا کے لئے) روزہ ہے۔

(۲) تیرا اپنے اعضاء کے محرمات سے حفاظت کرنا (میری رضا کے لئے) نماز ہے۔

(۳) تیرا مخلوق سے ناامید ہو جانا (میری رضا کے لئے) صدقہ ہے۔

(۴) تیرا مسلمانوں کی ایذاء رسانی سے رک جانا (میری رضا کے لئے) جہاد ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں پر ان عبادات کا ثواب ملتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:

چار چیزیں دل کی تاریکی سے ہیں:

(۱) لاپرواہی کے ساتھ پیٹ بھرا رہنا۔

(۲) ظالموں کی صحبت۔

(۳) گذشتہ گناہوں کو بھول جانا۔

(۴) لمبی لمبی امیدیں۔

اور چار چیزیں دل کی روشنی سے ہیں:

(۱) بھوکا پیٹ رہنا۔

(۲) صالحین کی صحبت۔

(۳) گذشتہ گناہوں کو یاد کرنا۔

(۴) امیدوں کو کم کرنا۔

حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

جو شخص چار چیزوں کا دعویٰ چار چیزوں کے بغیر کرے اس کا دعویٰ جھوٹا ہے:

(۱) جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرے اور اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے نہ بچے تو اس کا دعوائے محبت جھوٹا ہے۔

(۲) جو شخص حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرے اور فقراء و مساکین سے نفرت کرے اس کا دعویٰ جھوٹا ہے۔

(۳) جو شخص جنت کی محبت کا دعویٰ کرے اور صدقہ نہ دے اس کا دعویٰ جھوٹا ہے۔

(۴) جو شخص جہنم کے خوف کا دعویٰ کرے اور گناہوں سے نہ بچے اس کا دعویٰ جھوٹا ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

بدبختی کی نشانی چار چیزیں ہیں:

(۱) گذشتہ گناہوں کو بھول جانا حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں محفوظ ہیں۔

(۲) گذشتہ نیکیوں کو یاد رکھنا حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ قبول ہوئیں یا رد کر دی گئیں۔

(۳) دنیا میں اپنے سے اعلیٰ کو دیکھنا۔

(۴) دین میں اپنے سے ادنیٰ کو دیکھنا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اس کو چاہا اس نے مجھ کو نہیں چاہا، اس لئے میں نے اس کو چھوڑ دیا۔

اور نیک بختی کی نشانی بھی چار چیزیں ہیں:

(۱) گذشتہ گناہوں کو یاد رکھنا۔

(۲) گذشتہ نیکیوں کو بھول جانا۔

(۳) دین میں اپنے سے اعلیٰ کو دیکھنا۔

(۴) دنیا میں اپنے سے ادنیٰ کو دیکھنا۔

ایک بزرگ نے فرمایا:

ایمان کی نشانی چار چیزیں ہیں:

(۱) پرہیزگاری (۲) حیا (۳) شکر (۴) صبر۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مائیں چار ہیں:

(۱) دواؤں کی اماں (۲) آداب کی اماں (۳) عبادات کی اماں (۴) امیدوں کی اماں۔

(۱) دواؤں کی اماں کم کھانا ہے۔

(۲) اور آداب کی اماں کم کلام کرنا۔

(۳) عبادات کی اماں گناہوں کا کم ہونا۔

(۴) امیدوں کی اماں صبر کرنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے:

بنی آدم کے جسم میں چار جوہر ہیں اور چار چیزیں ان کو ختم کر دیتی ہیں:

(۱) عقل (۲) دین (۳) حیا (۴) عمل صالح۔

(۱) پس غصہ، عقل کو دور کر دیتا ہے۔

(۲) حسد، دین کو دور کر دیتا ہے۔

(۳) طمع، حیا کو دور کر دیتی ہے۔

(۴) غیبت، عمل صالح کو ختم کر دیتی ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے:

جنت میں چار چیزیں جنت سے بھی بہتر ہیں:

(۱) جنت میں ہیشگی جنت سے بھی بہتر ہے۔

(۲) جنت میں فرشتوں کی خدمت جنت سے بھی بہتر ہے۔

(۳) جنت میں انبیاء علیہم السلام کا پڑوس جنت سے بھی بہتر ہے۔

(۴) جنت میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی جنت سے بھی بہتر ہے۔

جہنم میں چار چیزیں جہنم سے بھی بری ہیں:

(۱) جہنم میں ہیشگی جہنم سے بھی بری ہے۔

(۲) جہنم میں فرشتوں کی دھمکی جہنم سے بھی بری ہے۔

(۳) جہنم میں شیطان کا پڑوس جہنم سے بھی برا ہے۔

(۴) جہنم میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی جہنم سے بھی بری ہے۔

ایک بزرگ نے فرمایا:

جب ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ کس حال میں ہیں تو انہوں نے جواب دیا:

(۱) مولیٰ (اللہ تعالیٰ) کے ساتھ موافقت پر (کہ ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی موافقت کرتا ہوں)۔

(۲) نفس کے ساتھ مخالفت پر (خلاف شرع چیزوں میں نفس کی مخالفت کرتا ہوں)۔

(۳) مخلوق کے ساتھ خیر خواہی پر (ہر مخلوق کی خیر خواہی کرتا ہوں)۔

(۴) دنیا کے ساتھ ضرورت پر (بقدر ضرورت دنیا پر اکتفا کرتا ہوں)۔

ایک بزرگ نے چار کتابوں سے چار باتیں اختیار کیں:

(۱) توریت سے: جو شخص اس پر راضی ہوا جو اس کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے وہ دنیا وآخرت میں راحت پائے گا:

(۲) انجیل سے: جو شخص شہوات کو ختم کردیتا ہے دنیا وآخرت میں عزت پاتا ہے۔

(۳) زبور سے: جو شخص لوگوں سے الگ ہوگیا، دنیا وآخرت میں نجات پا گیا۔

(۴) قرآن پاک سے: جس شخص نے اپنی زبان کی حفاظت کی دنیا وآخرت میں محفوظ رہے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

قسم بخدا میں کسی بلا میں مبتلا نہیں ہوا، مگر اس میں اللہ تعالیٰ کے مجھ پر چار انعامات ہوئے۔

(۱) اول یہ کہ وہ (مصیبت) کسی گناہ میں نہیں ہوئی۔

(۲) دوسری یہ کہ اس سے بڑی نہیں ہوئی (یعنی اس سے بڑی بھی مصیبت ہوسکتی تھی۔

(۳) اس پر رضا وتسلیم سے محرومی نہیں رہی (یعنی میں اس بلا میں بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہا)

(۴) میں اس پر ثواب کا امیدوار ہوں (یعنی میں نے اس بلا پر صبر کیا اور اللہ کی تقدیر پر دل سے راضی رہا اس لئے اس پر اجر وثواب کا امیدوار ہوں)۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا:

ایک عقلمند آدمی نے احادیث کو جمع کیا ان تمام احادیث میں سے چالیس ہزار احادیث کو منتخب کیا، پھر ان میں سے چار ہزار کو منتخب کیا، پھر ان میں سے چار سو کو منتخب کیا، پھر ان میں سے چالیس کو منتخب کیا، پھر ان میں سے چار کلمات کو منتخب کیا (وہ چار کلمات یہ ہیں)۔

(۱) کسی حالت میں کسی عورت پر اعتماد نہ کر (چونکہ عورت کی عقل ناقص ہوتی ہے)۔

(۲) کسی حالت میں مال پر غرور نہ ہو۔

(۳) اپنے معدہ پر اتنا بوجھ نہ ڈال جس کا تجھ میں تحمل نہ ہو۔

(۴) اس علم کو جمع مت کر جو تجھ کو نفع نہ دے۔

محمد ابن احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت "وسیداً وحصوراً ونبیاً من الصالحین" کی تفسیر میں فرمایا:

کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو "سید" فرمایا ہے، حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اس لئے کہ وہ چار چیزوں پر غالب تھے:

(۱) خواہش پر (۲) شیطان پر (۳) زبان پر (۴) غصہ پر۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

دین و دنیا قائم رہیں گے جب تک چار چیزیں رہیں گی۔

(۱) جب تک مالدار اپنے مال پر جو، ان کو دیا گیا ہے، بخل نہیں کریں گے۔

(۲) جب تک علماء اپنے علم پر عمل کرتے رہیں گے۔

(۳) جب تک جہلاء اس سے تکبر نہیں کریں گے جو وہ نہیں جانتے۔

(۴) جب تک فقراء اپنی آخرت کو دنیا کے بدلہ میں فروخت نہیں کریں گے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ چار شخصوں سے چار قسم کے لوگوں پر حجت قائم فرمائیں گے۔

(۱) مالداروں پر حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے ذریعہ (کہ حکومت و سلطنت کے باوجود انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں کوتاہی نہیں کی)

(۲) غلاموں پر حضرت یوسف علیہ السلام کے ذریعہ (کہ قید و غلامی کی مشقت کے باوجود انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کوتاہی نہیں کی)

(۳) بیماروں پر حضرت ایوب علیہ السلام کے ذریعہ (کہ اتنی سخت بیماریوں کے باوجود صبر کیا اور کلمۂ

شکایت تک زبان پر نہیں لائے)

(۴) فقراء پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ (کہ انتہائی فقر وفاقہ کے باوجود اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ذرّہ برابر فرق نہیں آیا)

حضرت سعد بن بلال رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(۱) اس سے رزق کو نہیں روکتا۔ (۲) اس سے صحت کو نہیں روکتا۔

(۳) اس پر گناہ کو ظاہر نہیں کرتا۔ (۴) اس کو فوراً سزا نہیں دیتا۔

حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

جو شخص چار چیزوں کو چار چیزوں کی طرف پھیر دے گا جنت پالے گا (یعنی وہ شخص اہل جنت میں ہوگا)

(۱) نیند کو قبر کی طرف (کہ قبر میں منکر نکیر کے سوال وجواب سے فارغ ہوکر اطمینان سے سوئیں گے)

(۲) فخر اور بڑائی کو میزان کی طرف (کہ جب نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہوجائے گا اس وقت فخر کا موقع ملے گا)

(۳) راحت کو پل صراط کی طرف (کہ پل صراط سے پار ہوکر پھر راحت ہوگی)

(۴) اور شہوت کو جنت کی طرف (کہ جنت میں پہنچ کر پھر شہوت پوری کریں گے)

حضرت حامد لفاف علیہ الرحمہ نے فرمایا:

کہ ہم نے چار چیزوں کو چار چیزوں میں تلاش کیا، ان میں ہم نے ان کو نہیں پایا، دوسری چار چیزوں میں ان کو پایا:

(۱) مالداری کو مال میں طلب کیا، ہم نے اس کو قناعت میں پایا۔

(۲) ہم نے راحت کو فراخ دستی میں طلب کیا، ہم نے اس کو مال کی کمی میں پایا۔

(۳) ہم نے لذتوں کو نعمتوں میں طلب کیا، ہم نے اس کو تندرست بدن میں پایا۔

(۴) ہم نے رزق کو زمین میں طلب کیا، ہم نے اس کو آسمان میں پایا۔ اور ہم نے علم کو بھرے پیٹ میں

طلب کیا ہم نے اس کو خالی پیٹ میں پایا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

چار چیزیں ہیں کہ ان کا قلیل بھی کثیر ہے:

(۱) بیماری (۲) فقر (۳) آگ (۴) عداوت۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ یہ چیزیں تھوڑی بھی کچھ کم تکلیف دہ نہیں اور یہ تھوڑی بھی بڑھ کر بہت ہو جاتی ہیں۔

حضرت حاتم اصمؒ کا ارشاد ہے:

چار چیزیں ہیں کہ جن کی قدر چار آدمی ہی جانتے ہیں:۔

(۱) جوانی، اس کی قدر بوڑھے ہی جانتے ہیں۔

(۲) عافیت، اس کی قدر اہل مصیبت ہی جانتے ہیں۔

(۳) تندرستی، اس کی قدر بیمار ہی جانتے ہیں۔

(۴) زندگی، اس کی قدر مردے ہی جانتے ہیں۔

ابونواس شاعر نے کہا ہے، ترجمہ اشعار:

(۱) میرے گناہ اگر میں ان میں غور کروں بہت زیادہ ہیں، اور میرے رب کی رحمت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے۔

(۲) اگر میں نیک اعمال کروں تب بھی نیک اعمال کی مجھ کو امید نہیں، لیکن میں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امید وار ہوں (مطلب یہ کہ نیک اعمال سے مغفرت نہیں ہو سکتی چونکہ اعمال اس کے شایان شان مجھ سے ہو نہیں سکتے، اس لئے میں تو اس کی رحمت ہی کا امیدوار ہوں کہ اس کی رحمت ہی سے کام بنے گا)۔

(۳) وہی اللہ میرا مولیٰ ہے اور میرا خالق ہے، میں اس کا عاجز اور اپنے قصور کا اقرار کرنے والا بندہ ہوں۔

(۴) پس اگر مغفرت ہوگی تو یہ اس کی رحمت ہے، اور اگر دوسرا معاملہ ہو تو میں کیا چارہ کر سکتا ہوں۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے:

قیامت کے دن ترازو رکھا جائے گا۔

(۱) اور نمازیوں کو لایا جائے گا اور ترازو کے ذریعہ ان کا پورا پورا اجران کو دیا جائے گا۔

(۲) پھر روزہ داروں کو لایا جائے گا اور ترازو کے ذریعہ پورا پورا اجران کو دیا جائے گا۔

(۳) پھر حاجیوں کو لایا جائے گا اور ترازو کے ذریعہ پورا پورا اجران کو دیا جائے گا۔

(۴) پھر اہل بلا و مصیبت کو لایا جائے گا اور ان کے لئے نہ ترازو قائم کیا جائے گا نہ ان کا دفتر کھولا جائے گا، بلکہ بلا حساب ان کو پورا پورا اجر دیا جائے گا، یہاں تک کہ اہل عافیت ان کے اجر و ثواب کی کثرت کو دیکھ کر تمنا کریں گے کہ کاش ہم ان کے درجہ میں ہوتے۔

فائدہ: یہ ان کا اجر و ثواب اس وقت ہوگا جب انہوں نے تکالیف پر صبر کیا ہوگا، اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہے ہوں گے۔

ایک بزرگ نے فرمایا:

انسان کو چار قسم کے ''لوٹ'' سے واسطہ پیش آتا ہے۔

(۱) ملک الموت، اس کی روح کو لوٹ لیتا ہے۔ (۲) ورثاء، اس کا مال لوٹ لیتے ہیں۔

(۳) کیڑے، اس کا جسم لوٹ لیتے ہیں۔

(۴) دشمن، (جن کی دنیا میں حق تلفی کی ہوگی یا ان کو تکلیف پہنچائی ہوگی) اس کا سامان نیک اعمال لوٹ لیں گے۔

ایک بزرگ نے فرمایا:

(۱) جو شخص لذتوں میں مشغول ہو اس کے لئے عورتیں ضروری ہیں۔

(۲) جو شخص مال جمع کرنے میں مشغول ہو اس کے لئے حرام ضروری ہے (الا ماشاء اللہ)

(۳) جو شخص مسلمانوں کی نفع رسانی میں مشغول ہو اس کو نرمی و شفقت ضروری ہے۔

(۴) جو شخص عبادت میں مشغول ہو اس کے لئے علم ضروری ہے (کہ بلا علم عبادت صحیح طریقہ پر ادا نہیں کر سکتا)۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:

اعمال میں دشوار ترین چار چیزیں ہیں:

(۱) غصّہ کے وقت معاف کرنا۔ (۲) تنگدستی میں سخاوت کرنا۔

(۳) تنہائی میں پاک دامنی۔ (۴) جس شخص سے خوف یا امید ہو اس کے سامنے حق بات کہنا۔

عاقل حکیم کی مشغولی:

''زبور'' میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ عاقل باحکمت چار وقتوں سے خالی نہیں رہتا۔

(۱) ایسا وقت جس میں وہ اپنے رب سے مناجات کرے۔

(۲) ایسا وقت جس میں وہ اپنے نفس سے محاسبہ کرے۔

(۳) ایسا وقت جس میں وہ اپنے ان بھائیوں کے پاس جائے جو اس کو اس کے عیوب سے باخبر کریں۔

(۴) ایسا وقت جس میں وہ اپنے نفس کو حلال لذتوں میں چھوڑ دے۔

ایک بزرگ نے فرمایا:

تمام عبادات کی اصل چار چیزیں ہیں:

(۱) عہد کا پورا کرنا۔

(۲) حدود (یعنی احکام حلت وحرمت) کی حفاظت کرنا۔

(۳) گم شدہ چیز پر صبر کرنا۔

(۴) موجود پر شکر کرنا۔

پانچ پانچ، پیاری باتوں کا بیان

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص پانچ چیزوں کو حقیر جانتا ہے اس کو پانچ چیزوں میں خسارہ ہوتا ہے:

(۱) جو شخص علماء کی تحقیر کرتا ہے اس کو دین میں خسارہ ہوتا ہے۔

(۲) جو شخص امیروں کی تحقیر کرتا ہے اس کو دُنیا میں خسارہ ہوتا ہے۔

(۳) جو شخص پڑوسیوں کی تحقیر کرتا ہے منافع میں خسارہ پاتا ہے۔

(۴) جو شخص قرابت داروں کی تحقیر کرتا ہے اس کو دوستی کا خسارہ ہوتا ہے۔

(۵) جو شخص اپنی اہلیہ کی تحقیر کرتا ہے اپنی پُر لطف زندگی کا خسارہ اٹھاتا ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری امت پر عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ پانچ چیزوں سے محبت کریں گے، اور پانچ چیزوں کو بھلا دیں گے۔

(۱) دنیا سے محبت کریں گے اور آخرت کو بھلا دیں گے۔

(۲) مکانوں سے محبت کریں گے اور قبروں کو بھلا دیں گے۔

(۳) مال سے محبت کریں گے اور حساب کو بھلا دیں گے۔

(۴) اہل وعیال سے محبت کریں گے اور حوروں کو بھلا دیں گے۔

(۵) اپنے نفس سے محبت کریں گے اور اللہ تعالیٰ کو بھلا دیں گے۔ وہ مجھ سے بری ہیں اور میں ان سے بری ہوں۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کسی کو پانچ چیزیں نہیں بخشتا مگر اس کے لئے دوسری مزید پانچ چیزیں تیار کر دیتا ہے:۔

(۱) اللہ تعالیٰ کسی کو شکر کی توفیق نہیں بخشتا مگر اس کے لئے زیادتی تیار کر دیتا ہے۔

(۲) اور کسی کو دعا کی توفیق نہیں دیتا مگر اس کے لئے قبولیت تیار کر دیتا ہے۔

(۳) کسی کو استغفار کی توفیق نہیں دیتا مگر اس کے لئے مغفرت تیار کر دیتا ہے۔

(۴) کسی کو توبہ کی توفیق نہیں دیتا مگر اس کے لئے قبولیت تیار کر دیتا ہے۔

(۵) کسی کو صدقہ کی توفیق نہیں دیتا مگر اس کے لئے قبولیت و منظوری تیار کر دیتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

اندھیریاں پانچ ہیں اور پانچ ہی ان کے لئے چراغ ہیں۔

(۱) ''دنیا کی محبت'' ایک اندھیری ہے، اور پرہیز گاری اس کے لئے چراغ ہے۔

مطلب یہ ہے کہ دنیا کو اگر حرام اور مکروہ طریقہ سے حاصل کیا جائے تو اندھیری ہے، حلال طریقہ پر دنیا کمانے سے بھی کچھ نہ کچھ غفلت ضرور پیدا ہوتی ہے، بہرصورت پرہیز گاری اس کے لئے چراغ ہے۔

(۲) ''گناہ'' ایک اندھیری ہے توبہ اس کے لئے چراغ ہے۔

(۳) ''قبر'' ایک اندھیری ہے ''لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰهُ'' (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ) اس کے لئے چراغ ہے۔

(۴) ''آخرت'' ایک اندھیری ہے عمل صالح اس کے لئے چراغ ہے۔

(۵) ''پل صراط'' ایک اندھیری ہے، یقین اس کے لئے چراغ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر غیب دانی کا دعویٰ نہ ہوتا تو پانچ لوگوں کے بارے میں ان کے اہل جنت ہونے کی شہادت دیدیتا:

(۱) عیال دار فقیر۔

(۲) وہ عورت جس سے اس کا شوہر راضی ہو۔

(۳) اپنے شوہر پر اپنا مہر صدقہ کردینے والی عورت (مہر معاف کرنے والی عورت)

(۴) جس سے اس کے والدین خوش ہوں۔

(۵) گناہ سے توبہ کرنے والا شخص۔

فائدہ: یہ اس وقت ہے جب کہ اوصاف مذکورہ کے علاوہ احکامات خداوندی کو بجالاتا ہو اور محرمات سے اجتناب رکھتا ہو۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

پانچ چیزیں پرہیز گاروں کی نشانی ہیں۔

(۱) کسی کی ہمنشینی اختیار نہ کرے، مگر اس شخص کی جس کے ذریعہ اپنے دین کی اصلاح ہوتی ہو۔

(۲) اپنی شرمگاہ اور اپنی زبان پر غالب رہتا ہو۔

(۳) دنیا کا بڑا حصہ اس کو حاصل ہو تو اس کو وبال سمجھے (کہ اس کا حساب دینا ہوگا)

(۴) حرام کے اندیشہ سے حلال سے بھی اپنا پیٹ نہ بھرے۔

(۵) سب لوگوں کے بارے میں یہ خیال ہو کہ سب نجات پاگئے اور اپنے بارے میں خیال ہو کہ میں ہلاک ہوگیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

اگر پانچ چیزیں نہ ہوتی تو سب لوگ نیکوکار بن جاتے۔

(۱) جہل پر قناعت (۲) دنیا کی حرص (۳) زیادتی پر بخل (۴) عمل ریا (۵) اپنی رائے کو پسند کرنا۔

بعض علماء نے فرمایا:

کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ بزرگیوں کے ذریعہ اکرام فرمایا:

(۱) نام کے ذریعہ (۲) جسم کے ذریعہ (۳) عطاء کے ذریعہ (۴) خطاء کے ذریعہ (۵) رضا کے ذریعہ۔

(۱) نام کے ذریعہ اکرام، اللہ تعالیٰ نے نام کے بجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول کہہ کر پکارا ''یَاأَیُّھَا الرَّسُوْلُ، یَاأَیُّھَا النَّبِیُّ، یَاأَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ، یَاأَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ''، وغیرہ (الآیہ)

جس طرح دیگر انبیاء علیہم السلام جیسے، آدم، نوح، ابراہیم علیہم السلام وغیرہ کا نام لے کر پکارا، اس طرح نام لے کر نہیں پکارا۔

(۲) جسم کے ذریعہ اکرام، جسم کے ذریعہ اکرام یہ ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے بذات خود جواب عنایت فرمایا، دیگر انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ایسا نہیں کیا گیا۔

(۳) عطاء کے ذریعہ اکرام، عطاء کے ذریعہ اکرام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر سوال کے عطا فرمایا۔

(۴) خطاء کے ذریعہ اکرام، خطاء کے ذریعہ اکرام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خطاء سے قبل معافی کا ذکر فرمایا، ارشاد فرمایا۔ ''عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ'' الایہ

(۵) رضا کے ذریعہ اکرام، اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فدیہ، صدقہ، نفقہ، رد نہیں فرمایا، (بلکہ ہمیشہ قبول فرمایا)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

جس شخص میں پانچ چیزیں ہوں وہ دنیا و آخرت میں سعادت مند ہوگا۔

(۱) وقتاً فوقتاً "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهُ" صلی اللہُ علیہِ وسلمُ" کا ذکر کرتا رہے۔

(۲) کوئی مصیبت پیش آئے تو یہ دعا پڑھے "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ"

(۳) جب کوئی نعمت ملے تو اس کے شکر کے لئے یہ (دعا) پڑھے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

(۴) جب کوئی کام شروع کرے تو یہ (دعا) پڑھے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"

(۵) کوئی گناہ ہو جائے تو یہ (دعا) پڑھے "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ"

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ توریت میں پانچ باتیں لکھی ہوئی ہیں:

(۱) مالداری، قناعت میں ہے۔

(۲) سلامتی، تنہائی میں ہے۔

(۳) عزت، شہوتوں کے ختم کرنے میں ہے۔

(۴) خوشحالی کے زمانہ میں فائدہ حاصل کر لینا چاہیے۔

(۵) تنگدستی کے زمانہ میں صبر کرنا چاہیے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو:

(۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (۲) تندرستی بیماری سے پہلے (۳) مالداری، حاجتمندی سے پہلے (۴) زندگی، موت سے پہلے (۵) فرصت، مشغولی سے پہلے۔ مطلب یہ ہے کہ ان نعمتوں سے فائدہ حاصل کر لینا چاہیئے ان نعمتوں کے زائل ہونے سے پہلے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(۱) جو زیادہ پیٹ بھر کر کھاتا ہے اس کا گوشت زیادہ ہوتا ہے۔

(۲) جس کا گوشت زیادہ ہوتا ہے اس کی شہوت زیادہ ہوتی ہے۔

(۳) جس کی شہوت زیادہ ہوتی ہے اس کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں۔

(۴) جس کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اس کا دل سخت ہوتا ہے۔

(۵) جس کا دل سخت ہو جاتا ہے وہ دنیا کی آفات اور اس کی زینت میں غرق ہو جاتا ہے۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فقراء نے پانچ چیزیں اختیار کیں اور مال داروں نے بھی پانچ چیزیں اختیار کیں۔

فقراء نے جو پانچ چیزیں اختیار کیں وہ یہ ہیں:

(۱) راحت نفس (۲) فراغت قلب (۳) عبادت رب

(۴) خفّت حساب (حساب کا ہلکا ہونا) (۵) بلندئ درجات۔

مالداروں نے جن پانچ چیزوں کو اختیار کیا وہ یہ ہیں:

(۱) مشقت نفس (۲) دل کی مشغولی (۳) دنیا کی بندگی (۴) شدت حساب (۵) پستئ درجات۔

حضرت عبداللہ انطاف رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے:

پانچ چیزیں دل کی دوا ہیں:

(۱) صالحین کی ہمنشینی۔ (۲) تلاوت قرآن۔ (۳) پیٹ کا خالی رکھنا۔

(۴) رات کی عبادت۔ (۵) صبح کے وقت آہ وزاری۔

جمہور علماء رحمہم اللہ تعالیٰ سے منقول ہے:

فکر، پانچ قسم پر ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ کی آیات میں فکر، اس سے توحید اور یقین پیدا ہوتا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں فکر، اس سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں فکر، اس سے شوق پیدا ہوتا ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ کی وعیدوں میں فکر، اس سے ہیبت پیدا ہوتی ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ کے احسانات کے باوجود اس کی اطاعت سے اپنے نفس کی کوتاہی میں فکر، اس سے حیا پیدا ہوتی ہے۔

ایک بزرگ نے فرمایا:

تقویٰ سے پہلے پانچ گھاٹیاں ہیں جو ان کو پار کرلے گا وہ تقویٰ حاصل کرلے گا، وہ گھاٹیاں یہ ہیں:

(۱) نعمت کے مقابلہ میں شدت کو اختیار کرنا۔

(۲) راحت کے مقابلہ میں مشقت کو اختیار کرنا۔

(۳) عزت کے مقابلہ میں ذلت کو اختیار کرنا۔

(۴) فضول گوئی کے مقابلہ میں سکوت کو اختیار کرنا۔

(۵) زندگی کے مقابلہ میں موت کو اختیار کرنا۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) سرگوشی، رازوں کی حفاظت کرتی ہے۔

(۲) صدقہ، باتوں کی حفاظت کرتا ہے۔

(۳) اخلاص، اعمال کی حفاظت کرتا ہے۔

(۴) صدق، (سچائی) اقوال کی حفاظت کرتا ہے۔

(۵) مشورہ، آراء کی حفاظت کرتا ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مال جمع کرنے میں پانچ چیزیں ہیں:

(۱) اس کے جمع کرنے میں مشقت ہے۔

(۲) اس کے انتظام او⑩ رتنگی میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے رُکاوٹ ہے۔

(۳) چور اور ڈاکو کا خوف ہے۔

(۴) بخیل کے نام کو اپنے لئے⑩ اشت کرنا ہے۔

(۵) اس کی وجہ سے صالحین سے جدائی برداشت کرنی پڑتی ہے۔

مال کے تقسیم اور خرچ کرنے کے فائدے:

مال خرچ کرنے کے پانچ فائدے ہیں:

(۱) اس کی طلب سے نفس کا راحت پانا۔

(۲) اس کی حفاظت سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے فارغ ہو جانا۔

(۳) چور اور ڈاکو سے امن حاصل ہو جانا۔

(۴) اپنے لئے کریم، کے لفظ کا حاصل ہو جانا۔

(۵) اس کی جدائیگی کی وجہ سے صالحین کی ہمنشینی کا میسر ہو جانا۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اس زمانہ میں کسی شخص کے پاس مال جمع ہونے سے پانچ خصلتیں پیدا ہو جاتی ہیں:

(۱) لمبی امیدیں (۲) حرص قوی (۳) بخل شدید (۴) پرہیزگاری کی کمی (۵) آخرت کی فراموشی۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اس زمانہ میں جس کے پاس مال جمع ہوتا ہے اس میں عموماً یہ خصلتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

شاعر نے کہا ہے: ترجمہ اشعار:

اے دنیا کو اپنی طرف پیغام دینے والے بیشک اس کے لئے ہر دن نیا شوہر چاہئے ایک شوہر سے نکاح کر رہی ہے اور دوسری جگہ دوسرے کو ہلاک کر چکی ہے، دنیا اپنے پیغام دینے والوں کی طرف کس قدر متوجہ ہے، ان کو جدا جدا قتل کرنے کے لئے۔ موت کے لئے توشہ تیار کر لو اس لئے کہ منادی اعلان کر چکا کوچ ہے کوچ ہے۔

حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے، مگر پانچ چیزوں میں جلدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

(۱) مہمان کے آتے ہی اس کو کھانا کھلانا۔

(۲) میت کے مرتے ہی کفن دفن کی تیاری کرنا۔

(۳) لڑکی کے بالغ ہوتے ہی اس کی شادی کرنا۔

(۴) جب قرض ہو جائے اس کو ادا کرنا۔

(۵) گناہ ہوتے ہی توبہ کرنا۔

محمد بن دوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

شیطان پانچ باتوں کی وجہ سے بد بخت ہوا:

(۱) اس نے اپنے گناہ کا اقرار نہیں کیا۔

(۲) اس کو اپنے گناہ پر ندامت نہیں ہوئی۔

(۳) اس نے اپنے آپ کو ملامت نہیں کی۔

(۴) توبہ کا ارادہ نہیں کیا۔

(۵) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید ہو گیا۔

آدم علیہ السلام کی نیک بختی کی وجوہ:

حضرت آدم علیہ السلام پانچ باتوں کی وجہ سے نیک بخت ہوئے:

(۱) اپنی غلطی کا اقرار کیا۔

(۲) اس پر نادم ہوئے۔

(۳) اپنے آپ کو ملامت کی۔

(۴) توبہ میں جلدی کی۔

(۵) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوئے۔

حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

پانچ باتیں لازم پکڑ لو اور ان پر عمل کرو۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی اتنی عبادت کرو جتنے تم اس کے محتاج ہو۔

(۲) دنیا اتنی حاصل کرو جتنا تم کو دنیا میں رہنا ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اتنی کرو جتنی تم کو اس کے عذاب کی طاقت ہے۔

(۴) دنیا میں اتنا توشہ تیار کرلو جتنا تم کو قبر میں رہنا ہے۔

(۵) جنت کے لئے اتنا عمل کرو جتنے قیام کے تم اس میں خواہشمند ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

(۱) میں نے تمام دوستوں کو دیکھا، کوئی دوست زبان کی حفاظت سے افضل نہیں دیکھا۔

(۲) میں نے تمام لباس دیکھے، کوئی لباس پرہیزگاری سے افضل نہیں دیکھا۔

(۳) تمام مال کو دیکھا، کوئی مال قناعت سے افضل نہیں دیکھا۔

(۴) تمام نیکیاں دیکھیں، کوئی نیکی خیر خواہی سے افضل نہیں دیکھی۔

(۵) تمام کھانے دیکھے، کوئی کھانا صبر سے لذیذ نہیں دیکھا۔

ایک بزرگ نے فرمایا:

زہد پانچ چیزوں کا نام ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا۔

(۲) مخلوق سے بیزاری اختیار کرنا (کسی مخلوق سے کوئی امید نہ رکھنا)

(۳) عمل میں اخلاص (ہر عمل صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کرنا)

(۴) ظلم برداشت کرنا (کسی سے ظلم کا انتقام نہ لینا)

(۵) موجود پر قناعت اختیار کرنا (زیادہ طلب کے پیچھے نہ پڑنا)

ایک بزرگ اپنی مناجات میں یہ پڑھا کرتے تھے:

(۱) الٰہی لمبی لمبی امیدوں نے مجھے دھوکہ میں ڈال دیا۔

(۲) دنیا کی محبت نے مجھے ہلاک کر دیا۔

(۳) شیطان نے مجھ کو گمراہ کر دیا۔

(۴) نفس امّارہ (جو برائی کا حکم کرتا ہے) نے مجھ کو حق سے روک دیا۔

(۵) اور برے ساتھی نے نافرمانی پر میری مدد کی، پس تو میری فریاد رسی کر (مدد کر) اے فریاد کرنے والوں کی فریاد رسی (مدد کرنے والے) پس اگر تو نے مجھ پر رحم نہ کیا تو تیرے علاوہ مجھ پر کون رحم کرے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عنقریب میری امت پر ایسا زمانہ آئے گا کہ پانچ چیزوں سے محبت کریں گے اور پانچ چیزوں کو بھلا دیں گے۔

(۱) دنیا سے محبت کریں گے اور آخرت کو بھلا دیں گے۔

(۲) زندگی سے محبت کریں گے اور موت کو بھلا دیں گے۔

(۳) محلوں (بڑے بڑے مکانات) سے محبت کریں گے، اور قبروں کو بھلا دیں گے۔

(۴) مال سے محبت کریں گے اور حساب کو بھلا دیں گے۔

(۵) مخلوق سے محبت کریں گے اور خالق کو بھلا دیں گے۔

حضرت یحیٰ بن معاذ رازیؒ اپنی مناجات میں کہا کرتے تھے:

(۱) الٰہی! رات اچھی نہیں لگتی، مگر تیری مناجات کے ساتھ۔

(۲) دن اچھا نہیں لگتا، مگر تیری اطاعت کے ساتھ۔

(۳) دنیا اچھی نہیں لگتی، مگر تیرے ذکر کے ساتھ۔

(۴) آخرت اچھی نہیں لگتی، مگر تیری معافی کے ساتھ۔

(۵) جنت اچھی نہیں لگتی، مگر تیرے دیدار کے ساتھ۔

چھ چھ، پیاری باتوں کا بیان

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

چھ چیزیں چھ جگہوں میں پردیسی ہیں:

(۱) مسجد، پردیسی ہے، اس قوم کے درمیان جو بے نمازی ہو۔

(۲) قرآن، پاک پردیسی ہے، اس مکان میں جس میں لوگ اس کی تلاوت نہ کرتے ہوں۔

(۳) قرآن پاک، پردیسی ہے، فاسق کے سینہ میں (جو نہ اس کی تلاوت کرے نہ اس پر عمل کرے)

(۴) مسلمان فرمانبردار عورت، پردیسی ہے، بداخلاق ظالم آدمی کے پنجہ میں۔

(۵) مسلمان نیکوکار مرد، پردیسی ہے، کمینہ بداخلاق عورت کے قبضہ میں۔

(۶) عالم، پردیسی ہے، اس قوم کے درمیان جو اس کی بات نہ سنیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

چھ آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر نہیں فرمائیں گے جن پر میں نے لعنت کی ہے، اور ان پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ اور ہر نبی نے لعنت فرمائی ہے (جبکہ ہر نبی مقبول الدعاء ہوتا ہے)۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلانے والا۔

(۳) زبردستی (ظلماً) حکومت حاصل کرنے والا، تاکہ ان کو عزت دے جن کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل فرمایا اور ان کو ذلیل کرے جن کو اللہ تعالیٰ نے باعزت بنایا۔

(۴) اللہ کے حرام کو حلال کرنے والا۔

(۵) میری اولاد سے اس چیز کو حلال جاننے والا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے (یعنی ان کو قتل کرنا، ان پر ظلم کرنا، ان کو تکلیف پہنچانا وغیرہ، گو یہ سب چیزیں دوسروں کے ساتھ بھی حرام ہیں، مگر آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کی اولاد کے ساتھ یہ معاملہ کرنے والا یقیناً ملعون ہے۔

(٦) میری سنت کو ترک کرنے والا۔

پس بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی طرف رحمت کی نظر نہیں فرمائیں گے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

(١) بیشک ابلیس تمہارے سامنے کھڑا ہے۔

(٢) نفس تمہارے دائیں جانب ہے۔

(٣) خواہش نفس تمہارے بائیں جانب ہے۔

(٤) دنیا تمہارے پیچھے ہے۔

(٥) اعضاء (اجزاء بدن) تمہارے اردگرد ہیں۔

(٦) اللہ تعالیٰ (جو غلبہ والا ہے) تمہارے اوپر ہے، قدرت کے اعتبار سے نہ کہ مکان کے اعتبار سے، پس ابلیس لعنۃ اللہ علیہ تم کو ترک دین کی دعوت دے رہا ہے، اور نفس تم کو نافرمانی کی طرف بلا رہا ہے، اور خواہش نفس شہوت کی طرف دعوت دے رہی ہے، اور دنیا تم کو دین کے مقابلہ میں اس کو ترجیح دینے کی دعوت دے رہی ہے، اور اعضاء تم کو گناہوں کی دعوت دے رہے ہیں، اور اللہ تعالیٰ زبردست قدرت والا تم کو جنت کی طرف بلا رہا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "وَاللّٰهُ یَدْعُوْا اِلَی الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ."

پس جس نے ابلیس کی دعوت قبول کر لی اس سے دین جاتا رہا، اور جس نے نفس کی بات قبول کر لی اس سے روح جاتی رہی، اور جس نے خواہش نفس کی دعوت قبول کر لی اس سے عقل جاتی رہی۔

اور جس نے دنیا کی بات قبول کر لی اس سے آخرت جاتی رہی، اور جس نے اعضاء کی بات مان لی اس سے جنت جاتی رہی۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ شانہٗ کی دعوت کو قبول کر لیا، اس سے تمام برائیاں جاتی رہیں، اور اس نے تمام نیکیوں کو حاصل کر لیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ نے چھ چیزوں کو چھ چیزوں میں چھپا دیا:

(۱) رضامندی کو اطاعت میں۔

(۲) غصہ کو نافرمانی میں۔

(۳) اسم اعظم کو قرآن پاک میں۔

(۴) لیلۃ القدر کو ماہ رمضان میں۔

(۵) صلوٰۃ الوسطیٰ کو تمام نمازوں میں۔

(۶) روز قیامت کو تمام دنوں میں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

مؤمن کو چھ نوع کا خوف ہوتا ہے:

(۱) اوّل اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ اللہ تعالیٰ ایمان ختم نہ کردے۔

(۲) دوسرے کراماً کاتبین فرشتوں کی طرف سے کہ وہ اس کی نافرمانی کو لکھیں جس سے قیامت میں اس کی رسوائی ہو۔

(۳) تیسرے شیطان کی طرف سے کہ کہیں اس کے عمل کو باطل نہ کردے۔

(۴) چوتھے ملک الموت کی طرف سے کہ وہ اس کو اچانک غفلت کی حالت میں نہ پکڑ لے۔

(۵) پانچویں دنیا کی طرف سے کہ وہ اس پر فریفتہ ہو جائے، اور وہ (دنیا) اس کو آخرت سے مشغول نہ کردے۔

(۶) چھٹے اہل و عیال کی طرف سے کہ وہ ان میں مشغول ہو جائے اور وہ اس کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے مشغول کردیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

جس شخص نے چھ چیزوں کو جمع کرلیا اس نے جنت طلب کرنے کا کوئی راستہ نہیں چھوڑا، نہ جہنم سے فرار کی کوئی جگہ، (یعنی جنت میں جانے کے تمام راستے اختیار کر لئے اور جہنم میں لے جانے والے ہر راستے سے بچ گیا)۔

(۱) اوّل یہ کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا ہو، اور اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ہو۔

(۲) دوسرے یہ کہ شیطان کو پہچان لیا ہو اور اس کی نافرمانی کرتا ہو۔

(۳) آخرت کو پہچان لیا ہو، اور وہ اس کا طالب ہو۔

(۴) دنیا کو پہچان لیا ہو، اور اس کو ترک کر دیا ہو۔

(۵) حق کو پہچان لیا ہو، اور اس کا اتباع کرتا ہو۔

(۶) باطل کو پہچان لیا ہو، اور اس سے اجتناب کرتا ہو۔ نیز ان کا ارشاد ہے۔

نعمتیں چھ ہیں:

(۱) اسلام (۲) قرآن پاک (۳) محمد رسول اللہ ﷺ (۴) عافیت (۵) ستر پوشی (۶) لوگوں سے بے نیازی۔

حضرت یحیٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(۱) علم، عمل کی دلیل ہے۔

(۲) فہم، علم کا برتن ہے۔

(۳) عقل، خیر کی طرف لے جاتی ہے۔

(۴) خواہش نفس، گناہوں کی سواری ہے۔

(۵) مال، متکبرین کی چادر ہے۔

(۶) دنیا، آخرت کا بازار ہے۔ (اس لئے کہ آخرت کی تیاری دنیا میں ہی کی جاتی ہے۔

حضرت ابوذرجمہر رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

چھ چیزیں تمام دنیا کے برابر ہیں:

(۱) خوشگوار کھانا (۲) نیک اولاد (۳) موافق مزاج بیوی

(۴) صحیح گفتگو (۵) عقل کامل (۶) بدن کی تندرستی۔

مطلب یہ ہے کہ جس کو یہ چھ چیزیں مل گئیں اس کو دنیا کی تمام نعمتیں مل گئیں۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا:

(۱) اگر ابدال نہ ہوتے زمین اور جو کچھ اس میں ہیں دھنس جاتی۔

(۲) اگر نیکوکار بندے نہ ہوتے تو بدکار لوگ ہلاک ہو جاتے۔

(۳) اگر علماء نہ ہوتے تو تمام لوگ چوپایوں کے مثل ہو جاتے۔

(۴) اگر بادشاہ نہ ہوتے تو بعض بعض کو ہلاک کر ڈالتے۔

(۵) اگر احمق نہ ہوں تو دنیا ویران ہو جائے (کہ دنیا میں سارا ہنگامہ لڑائی جھگڑے، فسادات، غرض یہ کہ ساری گرم بازاری اور رونق احمقوں ہی کی وجہ سے ہے)۔

(۶) اگر ہوا نہ ہو تو ہر چیز بدبودار ہو جائے۔

ایک بزرگ نے فرمایا:

(۱) جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا، زبان کی لغزش سے نجات نہیں پاتا۔

(۲) جو شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی سے نہیں ڈرتا، حرام اور شبہ سے نجات نہیں پاتا۔

(۳) جو شخص مخلوق سے ناامید نہیں ہوتا، طمع سے نجات نہیں پاتا۔

(۴) جو شخص اپنے عمل کی حفاظت نہیں کرتا، ریا سے نجات نہیں پاتا۔

(۵) جو شخص اپنے قلب کی حفاظت پر اللہ تعالیٰ سے مدد طلب نہیں کرتا، حسد سے نجات نہیں پاتا۔

(۶) جوشخص علم وعمل میں اپنے سے افضل کونہیں دیکھتا، خود پسندی سے نجات نہیں پاتا۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

دلوں کا فساد چھ چیزوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔

(۱) اول یہ کہ توبہ کی امید پر گناہ کرتے رہیں۔

(۲) علم سیکھیں اور عمل نہ کریں۔

(۳) عمل کریں مگر اخلاص اختیار نہ کریں۔

(۴) اللہ تعالیٰ کا رزق کھائیں اور اس کی شکر گزاری نہ کریں۔

(۵) اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی نہ ہوں۔

(۶) مردے دفن کریں اور عبرت حاصل نہ کریں۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

جوشخص دنیا کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو آخرت کے مقابلہ میں ترجیح دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو چھ قسم کا عذاب دیتا ہے، تین قسم کا دنیا میں اور تین قسم کا آخرت میں۔

تین قسم کا عذاب جو دنیا میں دیا جاتا ہے وہ یہ ہے:

(۱) ایسی امیدیں کہ جن کہ انتہا نہیں۔

(۲) حرص غالب جس کے لئے قناعت نہ ہو۔

(۳) عبادت کی حلاوت اس سے نکال لی جاتی ہے۔

آخرت کے تین عذاب یہ ہیں:۔

(۱) قیامت کے دن کا خوف۔ (۲) سخت حساب۔

(۳) طویل حسرت۔

احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

(۱) حاسد کے لئے راحت نہیں۔

(۲) جھوٹے کے لئے مروّت نہیں۔

(۳) بخیل کے لئے کوئی حیلہ نہیں۔

(۴) بادشاہوں کے لئے وفاداری نہیں۔

(۵) بداخلاق کے لئے ریاست کی ذمہ داری نہیں۔

(۶) اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو کوئی روکنے والا نہیں۔

ایک بزرگ نے فرمایا:

کیا بندہ جب توبہ کرتا ہے پہچانتا ہے کہ اس کی توبہ قبول ہوئی یا رد ہوئی؟

فرمایا میں اس کا یقینی فیصلہ تو نہیں کرسکتا، لیکن اس کی علامات یہ ہیں:

(۱) اپنے نفس کو نافرمانی سے معصوم خیال نہ کرے۔

(۲) اپنے دل میں خوشی کو غائب پائے، اور رنج کو حاضر پائے۔

(۳) اہل خیر کا قرب اختیار کرے۔

(۴) اہل شر سے دور رہے۔

(۵) دنیا کے تھوڑے کام کو بھی زیادہ اور آخرت کے زیادہ عمل کو بھی تھوڑا خیال کرے۔

(۶) اپنے دل کو اس چیز میں مشغول رکھے جس کا اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذمہ لیا ہے (توحید ورسالت کا اقرار، شرک سے بیزاری، اسلام قبول کرنا، اعمال صالحہ اختیار کرنا وغیرہ) اور اس چیز سے فارغ رہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذمہ لے لیا ہے، جیسے (رزق، صحت، عمر وغیرہ)۔

اور زبان کی حفاظت کرنے والا، دائمی فکر والا، اور دائمی غم وندامت کا ہونا۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱) میرے نزدیک سب سے بڑا فریب کھانا، معافی کی امید پر بغیر ندامت کے گناہوں میں درازی ہے۔

(۲) بغیر اطاعت کے اللہ تعالیٰ کے قرب کی توقع رکھنا۔

(۳) جہنم کے بیج بوکر جنت کے پھلوں کا انتظار کرنا۔

(۴) گناہوں کے ساتھ فرمانبرداروں کے مقام کو طلب کرنا۔

(۵) بغیر عمل کے نیک بدلہ کا منتظر رہنا۔

(۶) (گناہوں میں) حد سے گذرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر پر آرزو باندھنا۔

ترجمہ اشعار:

نجات کی امید رکھتا ہے اور اس کے راستہ کو اختیار نہیں کرتا، بیشک کشتی خشکی پر نہیں چلا کرتی۔

حضرت احنف بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

جب ان سے دریافت کیا گیا بندہ کو جو نعمتیں دی جاتی ہیں ان میں بہتر نعمت کیا ہے؟

(۱) فرمایا پیدائشی عقل۔ کہا گیا اگر وہ نہ ہو؟

(۲) فرمایا حسن ادب۔ کہا گیا اگر وہ بھی نہ ہو؟

(۳) فرمایا موافق مزاج دوست۔ کہا گیا اگر وہ بھی نہ ہو؟

(۴) فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشغول رہنے والا دل۔ کہا گیا اگر وہ بھی نہ ہو؟

(۵) فرمایا طویل خاموشی۔ کہا گیا اگر وہ بھی نہ ہو؟

(۶) فرمایا موت فی الفور۔

سات سات پیاری باتوں کا بیان

عرش کے سایہ میں جگہ پانے والے سات آدمی:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات آدمی ہیں ✠کو قیامت میں اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے نیچے سایہ میں جگہ عنایت فرمائیں گے، ❄ دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(۱) امام عادل

(۲) وہ جوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں جوان ہوا ہو۔

(۳) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، اور اللہ تعالیٰ کے☐ف کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

(۴) وہ شخص ❄ کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہو، اس کے واپس آنے تک۔

(۵) وہ شخص جو صدقہ کرے اور اس کے بائیں ہا👌 کو علم نہ ہو کہ اس کے دائیں ہا👌 نے کیا خرچ کیا؟

(۶) وہ دو شخص جو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کر 👎 ہوں۔

(۷) وہ شخص ❄ کو صاحب جمال اونچے خاندان والی عورت اپنی طرف بلائے اور وہ انکار کر دے، اور کہہ دے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

حضرت📂بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

بخیل آدمی سات باتوں میں سے کسی ایک سے خالی نہیں ہوتا:

(۱) یا تو اس کو موت آجا👍 ہے اور اس کے مال کے وارث ایسے شخص بنتے ہیں جو✂ دریغ اس کا مال اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں خرچ کر 👎 ہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ کسی ظالم بادشاہ کو اس کے مال پر مسلط کر دیتا ہے، جو اس کو ذلیل کرنے کے بعد اس کے

مال کو ہڑپ کر لیتا ہے۔

(۳) یا اس کی◘ اہش کو بھڑ کا دیتا ہے، ❄ میں وہ اپنے مال کو برباد کر دیتا ہے۔

(۴) یا مکان بنانے یا ویران زمین کو آباد کرنے کی اس کی رائے ہو جا☝ ہے ❄ میں تمام مال صرف ہو جاتا ہے۔

(۵) دنیوی مصائب میں سے کسی مصیبت میں مبتلا ہو جانا غرق ہو جانا، ✞ جان◌ری ہو جانا یا اس کے مثل (کوئی مصیبت) پہنچ جا☝ ہے۔

(٦) یا کوئی پرانی بیماری لاحق ہو جا☝ ہے، ❄ کی دوادارو میں اس کا پیسہ خرچ ہو جاتا ہے۔

(۷) زمین میں کسی جگہ دفن کر کے اسے بھول جاتا ہے اور وہ اس کو نہیں پاتا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

(۱) ❄ کا ہنسنا زیادہ ہوتا ہے اس کی ہیبت کم ہو جا☝ ہے۔

(۲) جو شخص لوگوں کو ہلکا سمجھتا ہے اس کو ہلکا سمجھا جاتا ہے۔

(۳) جو شخص کسی چیز کی کثرت کرتا ہے، اسی کے سا☝ مشہور ہو جاتا ہے۔

(۴) ❄ کی گفتگو زیادہ ہو☝ ہے اس کی بیہودگی زیادہ ہو☝ ہے۔

(۵) ❄ کی بیہودگی زیادہ ہو☝ ہے اس کی حیاء کم ہو جا☝ ہے۔

(٦) ❄ کی حیاء کم ہو جا☝ ہے اس کی پرہیزگاری کم ہو جا☝ ہے۔

(۷) ❄ کی پرہیزگاری کم ہو جا☝ ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیہ کریمہ "وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا [illegible] تفسیر [illegible]:

کہ وہ سونے کی تختی☆ ❄ سات سطریں لکھی ہوئی تھیں، اس میں [illegible] سطر میں لکھا ہوا تھا۔

(۱) اس شخص ⊠ مجھ کو تعجب ہے جو موت کو پہچانتا ہے اور پھر ہنستا ہے۔

(⊠ی سطر میں لکھا ہوا تھا)

(۲) مجھے اس شخص ⊠ تعجب ہے ⊠ نیا کو پہچانتا ہے کہ وہ فنا ہونے والی ہے اور پھر اس کی رغبت ⊠ ہے۔

(تیسری سطر میں لکھا ہوا تھا)

(۳) مجھے اس شخص ⊠ تعجب ہے جو پہچانتا ہے کہ تمام امور ⊠ سے متعلق ہیں، اور وہ پھر کسی چیز کے فوت ہو ⊠ غمگین ⊠ ہے۔

(⊠ سطر میں لکھا ہوا تھا)

(۴) مجھے اس شخص ⊠ تعجب ہے جو حساب کو پہچانتا ہے اور پھر مال جمع ⊠ ہے۔

(⊠ نچویں سطر میں لکھا ہوا تھا)

(۵) مجھے اس شخص ⊠ تعجب ہے جو جہنم کو پہچانتا ہے اور پھر ⊠ ہے۔

(چھٹی سطر میں لکھا ہوا تھا)

(۶) مجھے اس شخص ⊠ تعجب ہے جو اللہ تعالیٰ کو یقین سے جانتا ہے اور پھر اس کے غیر کا ذکر ⊠ ہے۔

(ساتویں سطر میں لکھا ہوا تھا)

(۷) مجھے اس شخص ⊠ تعجب ہے جو شیطان ⊠ شمن جانتا ہے اور پھر اس کی اطا ⊠ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ⊠ چھا ⊠:

(۱) آسمان ⊠ ہ بھاری کیا ہے؟

(۲) زمین ⊠ ہ ⊠ ہ کیا ہے؟

(۳) سمندر ⊠ ہ غنی کیا ہے؟

(۴) پتھر ⊠ ہ سخت کیا ہے؟

(۵) آگ سے زیادہ گرم کیا ہے؟

(۶) زمہریر سے زیادہ ٹھنڈا کیا ہے؟

(۷) زہر سے زیادہ کڑوی کیا چیز ہے؟

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا:

(۱) مخلوق پر بہتان آسمان سے زیادہ بھاری ہے۔

(۲) حق زمین سے زیادہ کشادہ ہے۔

(۳) قناعت پسند دل سمندر سے زیادہ غنی ہے۔

(۴) منافق کا دل پتھر سے زیادہ سخت ہے۔

(۵) ظالم بادشاہ آگ سے زیادہ جلانے والا ہے۔

(۶) کمینہ بخیل شخص کی طرف حاجت لیکر جانا زمہریر سے زیادہ ٹھنڈا ہے۔

(۷) صبر کرنا زہر سے زیادہ کڑوا ہے! اور یہ بھی کہا گیا کہ چغلی کھانا زہر سے زیادہ کڑوا ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں۔

(۲) مال اس شخص کا مال ہے جس کا کوئی مال نہیں۔

(۳) اور اس کو وہ شخص جمع کرتا ہے جس کو عقل نہیں۔

(۴) اور اسکی شہوت میں وہ شخص مشغول ہوتا ہے جس کو سمجھ نہیں۔

(۵) اور اس کی پیروی وہ شخص کرتا ہے جس کو علم نہیں۔

(۶) اور اس کے لئے وہ شخص حسد کرتا ہے جس کو سمجھ نہ ہو۔

(۷) اس کے لئے وہ شخص کوشش کرتا ہے جو یقین نہ رکھتا ہو۔

جبرئیل علیہ السلام کی وصیت

حضرت جا☐ عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ا☒ پ ک منقول ہے:۔

(۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھ☐ وسی کے سا☐ حسن سلوک ☐ وصیت کر ☐ رہے، یہاں ☐ کہ میں نے خیال کیا کہ وہ اس کو وارث ⑩ یں گے (یعنی اصل وار☐ وسی ہی کو ⑩☒ جائے گا)

(۲) اور عورتوں کے سا☐ حسن سلوک ☐ وصیت کر ☐ رہے یہاں ☐ کہ میں نے خیال کیا کہ عورتوں کو طلا⑩ ینا حرام ہو جائے گا۔

(۳) اور غلاموں کے سا☐ حسن سلوک ☐ وصیت کر ☐ رہے یہاں ☐ کہ میں نے خیال کیا کہ ان کے لئے و☐ مقرر ⑩☒ جائے گا، ☐ میں ان کو آ⑩⑩☒ جائے گا۔

(۴) اور مجھ کو مسواک ☐ کید کر ☐ رہے یہاں ☐ کہ میں نے گمان کیا کہ مسواک ☐ ض ہو جائے گی۔

(۵) اور نما☒ جما ☐ ☐ کید کر ☐ رہے یہاں ☐ کہ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ بلا جما ☐ کی نماز قبول نہیں ☐ مائیں گے۔

(۶) اور قیام لیل کی مجھ ☐ کی☐ ما ☐ رہے یہاں ☐ کہ میں نے خیال کیا کہ رات کو سونے کی گنجائش نہیں۔

(۷) اور مجھ کو ذکر اللہ ☐ کید کر ☐ رہے یہاں ☐ کہ میں نے خیال کیا کہ ذکر اللہ کے علاوہ کوئی قول نفع بخش نہیں۔

سات آدمی جن کی طرف رحمت کی نظر نہیں ہوگی:

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، سات آدمی ہیں، جن کی طرف قیامت کے روز اللہ تعالیٰ نہ نظر (رحمت سے) فرمائیں گے نہ ان کو (گناہوں سے) پاک فرمائیں گے اور جہنم میں داخل فرمائیں گے، اور ہمیشہ بھگتنے والوں کے ساتھ جہنم میں رہیں گے۔

(۱) اغلام کرنے والا اور اغلام کرانے والا۔

(۲) اپنے ہاتھ سے منی خارج کرنے والا۔

(۳) جانوروں کے ساتھ فعل بد کرنے والا۔

(۴) عورت کے پچھلے مقام میں وطی کرنے والا۔

(۵) عورت اور اس کی بیٹی کو نکاح میں جمع کرنے والا۔

(۶) اپنے پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنے والا۔

(۷) اپنے پڑوسی کو تکلیف دینے والا یہاں تک کہ وہ اس پر لعنت کرے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شہید فی سبیل اللہ کے علاوہ شہداء سات ہیں:

(۱) پیٹ کی بیماری (اسہال) میں مرنے والا شہید ہے۔

(۲) پانی میں ڈوب کر مرنے والا شہید ہے۔

(۳) نمونیہ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے۔

(۴) طاعون کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے۔

(۵) جل کر مرنے والا بھی شہید ہے۔

(۶) دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا بھی شہید ہے۔

(۷) ولادت میں مرنے والی عورت بھی شہید ہے۔

مطلب: یہ ہے کہ ان حضرات کو بھی کسی حالت میں شہادت کا درجہ حاصل ہوتا ہے چہ جائیکہ شہید فی سبیل اللہ کا درجہ تو بہت اعلیٰ ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

عقلمند پر لازم ہے کہ سات چیزوں کو سات چیزوں پر اختیار کرے:

(۱) فقر کو مالداری پر (۲) ذلت کو عزت پر (۳) عاجزی کو بڑائی پر (۴) بھوک کو سیری پر (۵) غم کو مسرت پر (۶) پستی کو بلندی پر (۷) موت کو زندگی پر۔

توضیح: (۱) دولت کا فتنہ فقر وفاقہ کے فتنہ سے بہت بڑا ہے۔

(۲) اسی طرح جھوٹی شہرت اور ناموری کی عزت کے مقابلہ میں گمنامی کی ذلت وپستی زیادہ بہتر ہے، جو اللہ تعالیٰ کے لئے اختیار کی گئی ہو۔

(۳) غرور وتکبر لوگوں کو ذلیل کرنے والا ہے، اور تواضع وعاجزی سے بندہ کا مرتبہ بلند ہوتا ہے، اس لئے عقلمند بڑائی اور غرور کے مقابلہ میں تواضع وعاجزی کو اختیار کرتا ہے۔

(۴) دوسروں کو بھوکا رکھ کر خود سیر ہونے کے مقابلہ میں خود بھوکا رہ کر ضرورت مندوں کو کھلانا ایثار کا اعلیٰ درجہ ہے، اس لئے عقلمند اسی کو اختیار کرتا ہے۔

(۵) آخرت کا غم دنیا کی شادمانی سے کہیں زیادہ بہتر ہے، کیونکہ آخرت کا غم ہی دونوں جہاں کی بلندی اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔

(۶) شان وشوکت کے اظہار کے بجائے اپنی پستی وکمتری کا مظاہرہ ہی عقلمندی ہے۔

(۷) دنیوی زندگی کے عیش وعشرت کے بجائے موت کی فکر اور اس کے لئے تیاری ہی عقلمندی کا تقاضا ہے۔

آٹھ آٹھ، پیاری باتوں کا بیان

آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں:

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں۔

(۱) آنکھ دیکھنے سے (۲) زمین بارش سے (۳) عورت، مرد سے (۴) عالم علم سے (۵) سائل سوال سے (۶) حریص جمع کرنے سے (۷) سمندر پانی سے (۸) آگ لکڑی سے۔

وضاحت: (۱) چشم حقیقت نگر، تجلی گاہ عالم کے نظارہ اور مناظر فطرت کے تماشہ سے کبھی سیراب نہیں ہوتی، بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور جلال و جمال خداوندی کے مشاہدہ میں ہمہ وقت مستغرق رہتی ہے۔

(۲) اسی طرح زمین باران رحمت سے سیراب نہیں ہوتی، جتنی چاہے موسلا دھار بارش ہو، اور زمین کا ہر گوشہ کیسا ہی جل تھل ہو جائے، مگر زمین کو بارش کی پھر بھی ضرورت رہے گی۔

(۳) دنیا میں جس قدر بھی جاندار مخلوق موجود ہے اس کی بقاء و نسل کیلئے مرد کی رفاقت و مساعدت ضروری ہے، اور کوئی عورت مرد کے بغیر امن وسکون کے بغیر زندگی بسر نہیں کر سکتی۔

(۴) اسی طرح عالم جتنا چاہے علم حاصل کر لے، مگر کبھی حصول علم سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، اور ساری زندگی تحصیل علم میں بسر کرنے کے بعد بھی کوئی شخص دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں معراج کمال تک پہنچ گیا ہوں، مجھے اب مزید علم کی حاجت نہیں رہی اور دعویٰ بھی کیسے کر سکتا ہے، جبکہ خود سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو اولین و آخرین کا علم دیا گیا، ان کو علم کی زیادتی کی دعا کا حکم دیا گیا [illegible]

(۵) دین و دنیا کے مسائل کی تحقیق و جستجو کرنے والا کبھی تحقیق سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، بلکہ وہ سراغ و جستجو کی جتنی منزل طے کرتا ہے تو اس کے سامنے تلاش و تحقیق کے کئی مرحلے نمودار ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح جس شخص کو سوال کی عادت ہو جاتی ہے وہ جتنا چاہے مال جمع کر لے پھر بھی سوال سے باز نہیں آتا۔

(۶) سی طرح حریص ⑩ می مال جمع کرنے سے سیر نہیں ✉ ■ اہ مال ⑩ و ☎ کے کتنے ہی ✉ انے جمع کرے، اس کی حرص ختم نہیں ہو ✉، بلکہ را ⑩ ن اسی فکر میں لگا رہتا ہے، ⑩ نیا کی سار ⑩ و ☎ جمع ہو کر اس کی تجوری محفوظ ہو جائے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے ✉ ✉ ✉ سونے کی ⑩ و ⑩ ✉ یں مل جائیں تب بھی قنا ✉ نہیں کرے گا بلکہ تیسری ⑩ ی کی فکر میں ✉ ⑩ اس رہے گا، شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی کو ذ ✉ ما ✉ یا ہے:۔

✉ اقلیم ✉ بگیر ⑩⑩ ہ ✉ س ⑩ ر بند اقلیم ⑩ ✉

نیم ✉ ✉ ⑩⑩ ✉ ا ✉ ل ⑩ رویشاں کند نیم ⑩ ✉

حریص ✉ اقلیم بھی حاصل کر لے، اسی طرح ✉ اقلیم حاصل کرنے کی فکر میں لگا رہے گا۔

اور قنا ✉ پسند، اللہ والا (بندہ) ⑩ ھی ر ✉ ✉ کھا ✉ ارہ کر ✉ ہے، ا ⑩ ✉ ی ⑩ ھی فقیر کو کھا ⑩ یتا ہے۔

(۷) اسی طر ⑩ ✉، اس میں جاری ہونے وا ✉ پانی سے کبھی سیر نہیں ✉ سمندر میں ✉ پانی ❄ قدر بھی آ جائے اس کی صدائے العطش ✉ ھتی جائے گی۔

(۸) اسی طرح آگ لکڑیوں سے کبھی سیر نہیں ہو ✉، یعنی جتنی بھی ✉ یں آگ میں ڈال ⑩ ی جائیں، آگ ان ✉ کو جلا کر خاکستر بنا ڈالے گی، اور پھر ✉ لکڑیوں کے انتظار میں چیثم ✉ اہ ہو جائے گی۔

حضرت ✉ بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✉ ما ✉:

آ☺ چیزیں آ☺ چیزوں کے لئے زی ✉ ہیں:

(✉ پ) ہیز گاری، فقر کی زی ✉ ہے۔

(۲) شکر، نعمت کی زی ✉ ہے۔

(۳) صبر، بلا کی زی ✉ ہے۔

(۴) حلم ✉ ⑩ ری) علم کی زی ✉ ہے۔

(۵) عاجزی، طالب علم کی زینت ہے۔

(۶) [illegible] کی زینت ہے (یعنی [illegible]) یہ [illegible] کی زینت ہے۔

(۷) احسان نہ جتانا، احسان کی زینت ہے (یعنی احسان کرنے کے بعد احسان نہ جتانا، احسان کے بعد اگر احسان جتایا تو اس کا ثواب بھی ضائع ہو جاتا ہے، اور اس کی زینت ختم ہو جاتی ہے۔

(۸) خشوع وخضوع (ظاہر و باطن کی عاجزی) نماز کی زینت ہے (یعنی نماز میں جتنا خشوع وخضوع ہو گا اسی قدر نماز کے ثواب میں اضافہ ہو گا اور اسی قدر نماز نورانی بنے گی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

(۱) جو شخص فضول کلام ترک کر دے اس کو حکمت عطا کی جاتی ہے۔

(۲) جو شخص فضول نظر ترک کر دے (یعنی اپنی آنکھوں کی نگاہ سے حفاظت کرے) اس کو خشوع قلب عطا کیا جاتا ہے۔

(۳) جو شخص طعام ترک کر دے اس کو عبادت کی لذت عطا کی جاتی ہے۔

(۴) جو شخص فضول ہنسنا ترک کر دے اس کو ہیبت عطا کی جاتی ہے۔

(۵) جو شخص مزاح (خوش طبعی) ترک کر دے اس کو زیبائی عطا کی جاتی ہے۔

(۶) جو شخص دنیا کی محبت ترک کر دے اس کو آخرت کی محبت عطا کی جاتی ہے۔

(۷) جو شخص دوسروں کی عیب جوئی ترک کر دے اس کو اپنے عیوب کی اصلاح کی توفیق عطا کی جاتی ہے۔

(۸) جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات کی کیفیت (وہ کس طرح ہے) میں بحث ختم کر دے اس کو نفاق سے آزادی عطا کی جاتی ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عارفین کی نشانی آٹھ چیزیں ہیں:

(۱) اس کا دل خوف کے ساتھ ہو۔

(۲) اس کا دل رجا (امید) کے ساتھ ہو۔

یعنی (اللہ تعالیٰ کی مخالفت کا خوف بھی ہو اور اس کی رحمت کی امید بھی ہو)۔

(۳) اس کی زبان حمد (اللہ کی تعریف) والی ہو۔

(۴) اس کی زبان ثناء (اللہ کی پاکی) بیان کرنے والی ہو۔

یعنی زبان اکثر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء میں مشغول ہو)۔

(۵) اس کی آنکھیں حیا والی ہوں۔

(۶) اس کی آنکھیں (اللہ کے خوف سے) رونے والی ہوں۔

(۷) اس کی آنکھوں میں شرم وحیا ہو۔

(یعنی اس کی آنکھوں میں شرم وحیا کے جلوے بھی ہوں اور اللہ کے خوف سے روتی بھی ہوں)۔

(۸) اس کا ارادہ ترک ورضا جوئی کے ساتھ ہو۔

(یعنی دنیا اور اس کی لذات کا ترک اور ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی پیش نظر ہو)۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

(۱) اس نماز میں کوئی خیر نہیں جس میں خضوع نہ ہو۔

(۲) اس روزہ میں کوئی خیر نہیں جس میں لغو کاموں سے اجتناب نہ ہو۔

(۳) اس تلاوت میں کوئی خیر نہیں جس میں تدبر (غور وفکر) نہ ہو (گویا تو بلا تدبر تلاوت کا بھی ثواب ملتا ہے، مگر اس کی خیر اور کمال اسی وقت ہے جب تدبر کے ساتھ ہو)

(۴) اس علم میں کوئی خیر نہیں جس میں پرہیز گاری نہ ہو (یعنی علم پرہیز گاری کے بغیر نفع بخش نہیں، بلکہ اُلٹا

☒و☒ل☐☒جاتا ہے)۔

(۵)اس مال میں☐ نہیں ❄ میں سخاوت نہ ہو(اس لئے کہ مال بھی سخاوت کے بغیر☒ل جان☐

☒جاتا ہے،اس لئے کہ وہ مال⑩ار جو سخاوت نہیں☒ اس ا⑯ ہا کے مثل ہے جو کسی☐ ☐پ مسلط ہو، نہ☐ ہ اُ☒

ہے، نہ کسی⑩◆ے کو فا☐ ہ اُٹھا⑩ یتا ہے)

(۶)اس بھائی بندی⑩ وستی)میں کوئی☐ نہیں ❄ میں (☐⑩◆ے کے مراتب☐) کی حفاظت

☒و پسداری نہ ہو۔

(۷)اس نعمت میں☐ نہیں ❄ کے لئے بقاء نہ ہو۔

(۸)اس⑩عا میں☐ نہیں ❄ میں اخلاص نہ ہو۔

نونو، پیالگ☒ توں کا بیان

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ا◗⑩ ہے:

اللہ تعالیٰ نے توریہ میں حضرت موسیٰ ◻ عمران (علیہ السلام) کی طرف & بھیجی کہ تمام خ⑧ ں کی جڑ تین چیزیں ہیں:

(۱) کبر (۲) حسد (۳) حرص۔

ان تین سے ♌⑩◆ ائیاں) پیدا ہو کر کل نو ہو گئیں (وہ ائیاں یہ ہیں):

(۱) شکم سیری (کہ ⑩ می اتنا شکم سیر ہو کر کھائے کہ سانس ♏ کی گنجائش بھی نہ رہے، ❄ کی ⌘ سے ع⑩ ت میں بھی سستی پیدا ہو 👍 ہے، اور ☞ ہوں کی طرف میلا ☐ ھتا ہے)۔

(۲) نیند (کا غلبہ کہ ♦ و ☐ اب را ✂ ہی ⑩ ھن لگی رہے)۔

(۳) را ✂ و آرام طلبی (کہ ♦ و ☐ مال جمع کرنے کی فکر میں لگا رہے، 🕯 ل و حرام کی کوئی فکر نہ ہو)۔

(۴) اموال کی محبت (کہ ☒ پ واہ کئے بغیر اسباب عیش کے ☐ اہم کرنے میں ہی لگا رہتا ہے)۔

(۵) اپنی حمد و ثناء کی محبت (کہ ♦ و ☐ اس انتظار میں ہو کہ لوگ میری اُلٹی سیدھی تعریف کریں)۔

(۶) اپنی (◆① اری) اور ☒📖 کی محبت (کہ ♦ و ☐ اف⑩ ہ اور ◆① ار ✝ کی فکر میں لگا رہے ■ اہ کتنی ہی ⑩ و ☎ چ کرنی پڑے، اس ⑩◆ وں کی کتنی ہی توہین و تذلیل ہو، حتیٰ کہ ■ ان ✉ سے بھی ⑩ ریغ نہ ہو)۔

حضرت ◻ بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ا◗⑩ ہے:

ع⑩ اروں کی تین قسمیں ہیں ♦ قسم کے لئے تین علامات ہیں، ✠ سے ان کو پہچانا جاتا ہے۔

(۱) ایک قسم وہ (حضرات) ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ع⑩ ت اس ■ ف کی ⌘ سے کر 👎 ہیں۔

(۲) ایک قسم وہ (حضرات) ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ع⑩ ت اس کی امید کی ⌘ سے کر 👎 ہیں۔

(۳) ایک قسم وہ (حضرات) ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ع⑩ت صرف اس کی محبت کی ⌘ سے کر ✋ ہیں۔

اوّل قسم (خ■ف کی ⌘ سے ع⑩ت کر ✋ ہیں) ان کی تین علامتیں ہیں:

(۱) اپنے نفس کو حقیر سمجھتے ہیں۔

(۲) اپنی نیکیوں کو کم سمجھتے ہیں۔

(۳) اپنی ✉ائیوں کو بہت ✉⑩ہ سمجھتے ہیں۔

⑩◆ی قسم (جو حضرات امید کی ⌘ سے ع⑩ت کر ✋ ہیں) ان کی بھی تین علامتیں ہیں:

(۱) وہ تمام حالات میں لوگوں کے پیشوا ہو ✋ ہیں۔

(۲) ⑩نیا میں 📖 ✉⑩ہ مال کی سخاوت کرنے والے ہو ✋ ہیں۔

(۳) تمام مخلوق میں 📖 ✉⑩ہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن ر■ والے ہو ✋ ہیں۔

تیسری قسم (جو حضرات صرف اللہ تعالیٰ کی محبت کی ⌘ سے ع⑩ت کر ✋ ہیں) ان کی بھی تین علامتیں ہیں:

(۱) اپنی محبوب چیزوں کو بخش⑩یتے ہیں، اور کوئی پ✉واہ نہیں کر ✋ جبکہ ان کا پ⑩گاران سے ■ش ہو۔

(۲) اپنے نفس ✉ی ■شی ✉ مرضی ✉پ عمل کر ✋ ہیں، جبکہ ان کا پ⑩گاران سے ■ش ہو۔

(۳) اپنے تمام حالات میں اپنے آقا اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہتے ہیں (اس کے امر میں بھی نہی میں بھی) یعنی ✋ معاملہ میں اللہ تعالیٰ کے امر و نہی کے مطابق عمل کر ✋ ہیں، ✠ کاموں کا اللہ تعالیٰ نے حکم ✉یا ان کو کر ✋ ہیں، ✠ سے منع ✉یا ان کو نہیں کر ✋۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ا⑩ ہے:

بیشک شیطان کی ✉✉ نو ہیں:

(۱) ✉ن (۲) وثین (۳) لقوس (۴) اعوان (۵) ہفاف (۶) مرۃ (۷) مسوط (۸) واسم (۹) ولہان۔

(۱) ✉ن ✉ زاروں ⑩اروغہ ہے ✉ زاروں میں اپنا جھنڈا گا✉ ہے (اور اپنے لشکر کے ساتھ لوگوں

اائیوں میں مبتلا ہے)۔

(۲)**وثین**: مصائب کا علا ار ہے (کہ لوگوں کو مصائب میں مبتلا ہے اور مصائب میں لوگوں کے روسوسے ڈالتا ہے)۔

(۳)**اعوان**: ہ کا حا ش ہو ہے ائیوں میں مبتلا ہے)۔

(۴)**ہفاف**: شراب اروغ ہے (کہ وہ لوگوں کو شراب عوت یتا ہے اوراس کی طرف منہ ہے)۔

(۵)**مرۃ**: امیر ( ) کا علا ا ہے (کہ لوگوں کو گانے بجانے کی طرف منہ ہے)

(٦)**لقوس**: کفار مجوس و ا ہے (کفار مجوس کی ہے اوران کی طرف لوگوں کو منہ ہے)۔

(۷)**مسوط**: خبر رساں ہے تیں لوگوں سے بیان ہے، اور لوگ ان توں) کی کوئی اصل ( ) نہیں (کی سے آپس میں اختلاف وف ہے)۔

(۸)**واسم**: مکانو ہے کوئی شخص مکان میں اخل ہے اور سلام نہیں ، اور نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے، ان رمیان جھگڑے ڈالتا ہے، یہاں کہ طلاق ، اور مار پیٹ کی نو آجا ہے۔

(۹)**ولہان**: وضو، نماز ا یگر ات میں وسوسے ڈالتا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ :

جو شخص وقتہ نمازوں کی ان کے و حفاظت کرے اور ا مداو اختیار کرے، اللہ تعالیٰ رگیوں کے ذریعہ اس کا اکرا ما ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ اس کو اپنا محبوب بنا ہیں۔ (۲) اس ان تندر رہتا ہے۔

(۳) شتے اس کی حفاظت کر ہیں۔

(۴) اس کے گھر می زل ہو ہے۔

(۵) اس کے چہر صالحین کی علا ظاہر ہو ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ اس ل م یتا ہے۔

(۷) صرا چمکدار بجلی کی طر رجائے گا۔

(۸) اللہ تعالیٰ جہنم سے نجات عط ما ہیں۔

(۹) اللہ تعالیٰ اس کو(. میں) ان اولیاء اللہ وس میں جگہ عنا مائیں گے(کے

رے میں یہ آ زل ہوئی ہے)۔



حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا:

رونے کی تین قسمیں ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کے عذاب ف سے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی راضگی کے خطرہ سے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی ائی کے یشہ سے۔

(۴) اوّل ہوں کا کفارہ وم عیوب کی کیز گی ہے، سوم محبوب (تعالیٰ) کی ی

کے سا ولا ہے۔

(۱) ہوں کے کفارہ کا ثمرہ، عذاب سے نجات ہے۔

(۲) عیوب کی کیز گی کا ثمر ائمی نعمت اور بل رجات ہیں۔

(۳) محبوب کی ی کے سا ولا کا ثمرہ اللہ تعالیٰ کی طرف ارالٰہی کے سا ی

کی شخبری۔

(۴) اور ملائکہ کی رت (کہ ملائکہ مقربین کی رت سے مشرف ہوگا)۔

(۵) اور فضیلت کی ۔

دس پیاری باتوں کا بیان

حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مسواک کو لازم پکڑو اس لئے کہ اس میں دس فائدے ہیں:۔

(۱) منہ کو پاک و صاف کرتا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

(۳) شیطان ناراض ہوتا ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ اور کراماً کاتبین فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔

(۵) مسوڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔

(۶) بلغم کو ختم کرتا ہے۔

(۷) منہ کی بو کو عمدہ کرتا ہے (یعنی بدبو دور ہو کر خوشبو پیدا ہو جاتی ہے)

(۸) صفرا کو ختم کرتا ہے (جس کی وجہ سے صفرا کی زیادتی سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے حفاظت ہو جاتی ہے)

(۹) نظر کو تیز کرتا ہے۔

(۱۰) گندگی دور کرتا ہے۔

ان سب مستند یہ کہ یہ سنت ہے، پھر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مسواک کر کے نماز پڑھنا، بغیر مسواک کی ستر نمازوں سے افضل ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول:

* بندہ کو اللہ تعالیٰ دس چیزیں مرحمت کریں وہ تمام آفتوں مصیبتوں سے نجات پاجاتا ہے، اور مقربین کے درجہ میں پہنچ جاتا ہے، اور متقین کے درجہ پالیتا ہے، وہ دس چیزیں یہ ہیں۔

(۱) دائمی صدق، اس کے ساتھ قناعت کرنے والا دل۔

(۲) صبر کامل، اس کے ساتھ دائمی شکر۔

(۳) دائمی فقر وفاقہ، اس کے ساتھ زہد فی الحال۔

(۴) دائمی فکر، اس کے ساتھ بھوکا پیٹ ہونا۔

(۵) دائمی غم، اس کے ساتھ خوف متصل۔

(۶) دائمی کوشش، اس کے ساتھ متواضع بدن۔

(۷) دائمی نرمی، اس کے ساتھ فی الحال مہربانی۔

(۸) دائمی محبت حیا کے ساتھ (یعنی حیا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اور اس کے بندوں کی محبت بھی ہو)۔

(۹) علم نافع، اس کے ساتھ دائمی بردباری۔

(۱۰) ایمان دائم، اس کے ساتھ پختہ عقل۔

دس چیزیں دس چیزوں کے بغیر درست نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے۔

دس چیزیں دس چیزوں کے بغیر درست نہیں ہوتیں۔

(۱) عقل پرہیزگاری کے بغیر درست نہیں ہوتی۔

(۲) بزرگی علم کے بغیر درست نہیں ہوتی۔

(۳) کامیابی بغیر خوف کے حاصل نہیں ہوتی۔

(۴✉⑩↑ ہی بغیر انصاف کے ⑩ ر📖 نہیں ہو👍۔

(۵) نسب کی ■✎ بغیر⑩ب کے ⑩ ر📖 نہیں ہو👍۔

(۶ ■ تی بغیر امن کے ⑩ ر📖 نہیں ہو👍۔

(۷) مالداری سخاوت کے بغیر⑩ ر📖 نہیں ہو👍۔

(۸) فقر، قنا ☻ کے بغیر⑩ ر📖 نہیں ✉۔

(۹✉ رگی کی↑ ن بغیر تواضع کے ⑩ ر📖 نہیں ہو👍۔

(۱۰) جہ⑩، بلا توفیق الٰہی کے ⑩ ر📖 نہیں ✉ (یہاں توفیق سے مر⑩ اسباب کا مہیا✉ یعنی جہ⑩ بلا اسباب وآلا ⑩ ر📖 نہیں ✉)۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ا⑩ ہے۔

📖 سے⑩ ہ بیکا✉ کا ⑩س چیزیں ہیں۔

(۱) وہ عالم ❄ سے سوال نہ کیا جائے۔

(۲) وہ علم ❄ عمل نہ کیا جائے۔

(۳) ⑩ ر📖 رائے ❄ کو قبول نہ کیا جائے۔

(۴) وہ ہتھیار ❄ کو استعمال نہ کیا جائے۔

(۵) وہ مسجد ❄ میں نماز پڑھی جائے۔

(۶) و☻ آن✉ ک ❄ کی تلاوت نہ کی جائے۔

(۷) وہ مال ❄ چ نہ کیا جائے۔

(۸) وہ سواری ❄ سواری نہ کی جائے۔

(۹) علم زہد اس شخص کے ✉ ر⑩ نیا کا ا⑩ ✉ ہے۔

(۱۰) وہ عمر طویل میں اپنے سفر (ت) کے لئے توشہ نہ کیا جائے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ا ہے:

(۱) عل بہترین میراث ہے۔

(۲) ب بہترین پیشہ ہے۔

(۳) تقو بہترین توشہ ہے۔

(۴) عب بہترین مایہ ہے۔

(۵) عمل صا بہترین قا ہے۔

(۶) حسن اخلاق بہترین ہے۔

(۷) ر بہترین ہے۔

(۸) قنا بہترین مالداری ہے۔

(۹) نیک توفیق بہترین گار ہے۔

(۱۰) مو بہترین ب سکھانے والی ہے وں کی موت کی خبر سے عقلمند می نصیحت حاصل ہے)

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ا ہے:

میری ا س می اللہ تعالیٰ کا کفر کرنے والے ہیں چہ وہ اپنے آپ کو مومن خیال کر ہیں:

(۱) قتل کرنے والا۔

(۲) ۔

(۳) یوث جو اپنے اہل غیرت نہیں ۔

(۴) زکوٰۃ روکنے والا۔

(۵) شرابی۔

(٦) نے واجب ہونے کے باوجود نہیں کیا۔

(۷) فتنہ بازی کی کوشش کرنے والا۔

(۸) اہل حرب کو ہتھیار فروخت کرنے والا۔

(۹) عورت کے پچھلے حصے میں صحبت کرنے والا۔

(۱۰) کسی محرم کے ساتھ نکاح کرنے والا۔

اگر ان کاموں کو حلال سمجھ کر کرے تو یہ کفر ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

(۱) بندہ مومن نہیں ہوتا نہ زمین میں نہ آسمان میں یہاں تک کہ وہ واصل ہو (مقبول بارگاہ الٰہی)

(۲) اور بندہ واصل نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو۔

(۳) اور مسلمان نہیں ہوتا یہاں تک کہ لوگ اس کے ہاتھ اور زبان سے محفوظ ہوں۔

(۴) اور مسلمان نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ عالم ہو۔

(۵) اور عالم نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ علم میں عامل ہو۔

(٦) اور علم میں عامل نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ زاہد ہو۔

(۷) اور زاہد نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ پرہیز گار ہو۔

(۸) اور پرہیز گار نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ متواضع ہو۔

(۹) اور متواضع نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ اپنی ذات کا عارف ہو۔

(۱۰) اور اپنی ذات کا عارف نہیں ہوتا یہاں تک کہ کلام میں عاقل ہو۔

حضرت ✉ معاذ رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ✉ فقیہ⑩ یکھا⑩ نیا کا طا☎ تھا،✉:

اے صاحب علم ⑩✉ ئے ☹!

(۱) تمہارے محلات قیصر (➔ ہ روم) کے محلات کے مثل۔

(۲) اور تمہارے ✉ ت کسریٰ (✉ ان) کے مکانوں کے مثل۔

(۳) اور تمہاری رہائش گاہیں قارون کی رہائش گاہ کے مثل۔

(۴) اور ✉ رے ⑩ روازے طالوت کے ⑩ روازوں کے مثل۔

(۵) اور ✉ رے کپڑے جالوت کے کپڑوں کے مثل۔

(۶) اور ✉ رے مذا، ✉ شیطانی۔

(۷) اور ✉ رے سامان ◆ کشوں جیسے۔

(۸) ✉ ری ولایت ✉ عون جیسی۔

(۹) ✉ رے حکا⑩ ⑩ اور رشوت ✉ رگھروں میں ⑩ اخل ہیں۔

(۱۰) ✉ ری موت جاہلی ہے۔

پس طریق محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کہاں ہے۔

✉ ان کا ا⑩ ہے:

✉ جمہ اشعار:

(۱) اے اپنے رب سے کلام کی مختلف قسموں کے ساتھ ⑩ عا کرنے والے۔

(۲) اور ✌ میں اپنے لئے مکان کو طلب کرنے والے۔

(۳) اور توبہ کو سال بہ سال ✉ کرنے والے۔

(۴) اور میں تجھ کو مخلوق میں اپنے ساتھ انصاف کرنے والا نہیں ⑩ یکھتا۔

⑩ن میں روزہ ۔

اور رات کو نماز میں بیداری ۔

اور تھوڑ نی اور تھوڑے کھا اکتفا ۔

⑩ہ لائق تھا کہ تجھ کو بلند مقام حاصل ہو۔

اور مخلوق ⑩گار کی طرف سے عظیم رگی ۔

اور ذوالجلال والاکرام کی طرف سے عظیم ش⑩ی تجھ کو حاصل ہو۔

رگ :

⑩س چیز ⑩س ⑩میوں سے اللہ وتعالیٰ کو پسند ہیں:

(۱) بخل مالداروں سے (۲) تکبر فقیروں سے۔

(۳) طمع علماء سے۔ (۴) حیائی عورتوں سے۔

(۵) ⑩نیا ڑھوں سے۔ (۶) کاہلی جوانوں سے۔

(۷) ⑩ ہوں سے۔ (۸) ⑩لی غازیوں سے۔

(۹) پسندی زاہدوں سے۔ (۱۰) ⑩ اروں سے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ⑩ ہے:

مومن ⑩ ⑩س قسم کی عافیت ور سے بہرہ ور ہوگا ⑩ نیا میں نچ ات میں:

⑩نیا کی نچ عافیت یہ ہیں:

(۱) علم (۲) ⑩ت (۳) ل رزق (۴) صبر (۵) نعمت شکر

ات کی نچ عافیت یہ ہیں:

(۱) ملک الموت لطف نی سے پیش آئے گا۔

(۲) قبر میں [illegible] ہ نہیں کریں گے۔

(۳) قیا[illegible]ن [illegible] ی [illegible]، [illegible] سے محفوظ ہو جائے گا۔

([illegible] ائیاں [illegible]ی جائیں گی، نیکیاں قبول کر لی جائیں گی۔

(۵) [illegible] صرا[illegible] چمکدار بجلی کے [illegible] ر جائے گا، اور [illegible] میں سلامتی کے سا[illegible]اخل ہو جائے گا۔ [illegible]

[illegible]فضل رحمہ اللہ تعالیٰ [illegible]:

اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب [illegible]م رکھے ہیں:

(۱) [illegible]آن مجید	(۶) نور مبین
(۲) [illegible]قان حمید	(۷) رحمت
(۳) کتاب مبارک	(۸) شفاء
(۴) تنزیل [illegible]	(۹) روح
(۵) ہدیٰ	(۱۰) ذکر

مند[illegible]لا اسماء مبارکہ میں سے، کتاب [illegible]آن [illegible]قان، تنزیل تو مشہور ہیں اور مت[illegible]ت میں ان کا ذکر [illegible]ہے، لیکن، ہدای[illegible]، نور، رحمت، شفا[illegible]رج ذیل [illegible]یت [illegible] ہیں۔

شفاء: [illegible]

روح: [illegible]

ذکر: [illegible]

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے ✝ کو نصیحت ⮈ مائی:

👍 حکمت یہ ہے کہ ⑩س چیزوں ✉ عمل کرو:

(۱) ⑩⑩ل کو ✉ ہ کرو (ذکر اللہ کی کثرت کے ذریعہ)

(۲) مسکین کے سا👌 ✉ اختیار کرو (اور ان کے سا👌 حسن سلوک کرو)

(۳) ✉⑩ ✉ ہوں کی ✉ رگاہ سے اجتناب کرو (بلا ضرورت ✉ ہ حاضری ⑩ و)

(۴) پست لوگوں کی عزت کرو (اور ان کو سہا⑩ و)

(۵) غلاموں کو آ⑩ کرو۔

(۶) مسـ⮈ کو ٹھکا⑩ و (اور ⑩ سفر وغیرہ کے ذریعہ ⑩ کر کے ان کو منزل مقصو⑩ ✉ پہنچا⑬)

(۷) فقیر کو مالدار ⑬ (یعنی ان کی ضرو✉ یا ⌨ ری ✉ کہ وہ ماسوا سے ✂ نیاز ہو جائیں)

(۸) اہل شرافت کی شرافت ✉⑩ ہ کرو (یعنی ان کے سا👌 تعظیم سے پیش ③)

(۹) ◆⑩ اروں کی ◆⑩ اری میں اضافہ کرو (یعنی ⑩⌘⑩ ان کا احترام کرو)

(۱۰) ⑩ سویں چیز کا ذکر ✉ اں میں نہیں ہوا)

⑩س چیزیں:

(۱) مال سے افضل ہیں۔

(۲) ◻ف سے پناہ ہیں۔

(۳) سامان . 👌 ہیں۔

(۴) نفع بخش ◆ مایہ ہیں۔

(۵) ◻ف پیش آنے کے و⮈ سفارش ہیں ⑩ نیوی ✉ وی ہولناکیوں سے حفاظت کرنے والی ہیں)

(۶) ہدایہ ✉ کرنے والی ہیں ✉ کہ نفس کو یقین پہنچے (یعنی موت اور ✉ ت کے ⑩ ✉ ارمرا ♓ میں

رہنمائی کرنے والی ہیں)

(۷) اس کے لئے پوشش ہیں جو کپڑے اس کی پوشش نہ کرسکیں (یعنی تمام ن ساری ائیوں اور تمام عیبوں کو ڈھانپ لیں گی)

رگ:

عقلمند آدمی کو چاہئے وہ توبہ کرے اس کام منا ہیں:

(ا) ن سے استغفار۔

(۲) ل ۔

(۳) ن کو (ہ) زرکھنا۔

(۴) آئندہ ہ نہ کرنے کا پختہ عزم۔

(۵) ات کی محبت (کہ توبہ کرنے کے بعد ات کی محبت ہ ہو جائے، ات کی ری میں لگ جائے)

(۶) نیا کی نفرت (نفس کی اہش ا نیوی لذات سے نفرت ہو جائے)

(۷) کم لنا۔

(۸) کم ۔

(۹) کم کہ علم و ت کے لئے فارغ رہے۔

(۱۰) کم ات کی ری کے لئے ہ و مل سکے)

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ا ہے:۔





حضرت انس☐ مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ا⑩ ہے:

بیشک زمین ہر⑩ ⑩س کلمات کی آو⑩ یتی ہے اور کہتی ہے:

(۱) اے⑩م کے ⑩ تو میری پشت⑩ ⑩ور☒ ہے، حالانکہ⑩ ٹھکانہ میرے پیٹ میں ہے۔

(۲) تو میری پشت⑩پ⑩ مانی ☒ ہے، حالانکہ تجھ کو میرے پیٹ میں عذاب☒ جائے گا۔

(۳) تو میر☑ ☐☐پ ہنستا ہے، حالانکہ تو میرے پیٹ میں روئے گا۔

(۴) تو میری پشت⑩پ☐شی☒ ہے، حالانکہ تو میرے پیٹ میں غمگین ہوگا۔

(۵) تو میری پشت⑩پ مال جمع☒ ہے، حالانکہ تو میرے پیٹ میں شرمندہ ہوگا۔

(۶) تو میری پشت⑩پ حرام☒ ہے، حالانکہ تجھ کو میرے پیٹ میں کیڑے کھائیں گے۔

(۷) تو میری پشت⑩پ☐☒ ہے، حالانکہ تو میرے پیٹ میں ذلیل ہوگا۔

(۸) تو میری پشت⑩پ☐شی☐شی چلتا ہے، حالانکہ تو میرے پیٹ میں رنجیدہ ہوگا۔

(۹) تو میری پشت⑩پ روشنی میں چلتا ہے، حالانکہ تو میرے پیٹ میں☐ ھیریوں میں⑩پ ے گا۔

(۱۰) تو میری پشت⑩پ قافلوں کے سا⑩ چلتا ہے، حالانکہ تو میرے پیٹ میں تنہا رہے گا۔

حضرت رسو☒پ ک صلی اللہ علیہ وسلم کا ا⑩ ہے:

❄ کی ہنسی☒ ⑩ہ ہو⑩ ہے، اس⑩س عذاب⑩ یئے جا ⑩ ہیں:

(۱) اس⑩ل ⑩ہ ہو☒ ہے۔

(۲) چہرہ کی⑩ وجا⑩ رہتی ہے (کہ چہرہ ✂ رونق ہو☒ ہے)

(۳) شیطان اس سے☐ش ہو☒ ہے۔

(۴) رحمٰن ال⑩پ☒ راض ہو☒ ہے۔

(۵) قیا☒ میں اس سے حساب سخت لیا جائے گا۔

(۶) حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اس سے اعراض فرمائیں گے۔

(۷) فرشتے اس پر لعنت کریں گے۔

(۸) آسمانوں اور زمینوں والے اس سے بغض رکھتے ہیں۔

(۹) ہر چیز کو بھول جائے گا (اس لئے کہ اس کا حافظہ خراب ہو جائے گا)۔

(۱۰) قیامت کے دن رسوا ہوگا۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

میں ایک روز ایک جوان عابد کے ساتھ بصرہ کی گلیوں اور بازاروں میں گھوم رہا تھا، کہ اچانک ہم ایک طبیب کے پاس سے گزرے جو ایک کرسی پر بیٹھا تھا، اور اس کے سامنے بہت سی عورتیں اور بچے تھے، اس کے سامنے شیشیاں تھیں، جن میں پانی تھا ان میں ہر ایک اپنے مرض کی کیفیت کر رہا تھا، کہ اتنے میں وہ جوان طبیب کی طرف بڑھا اور کہا کیا آپ کے پاس کوئی ایسی دوا بھی ہے جو گناہوں کی بیماری کو شفاء بخشے؟

اس نے کہا ہاں! جوان نے کہا لائیے۔

(طبیب نے کہا) مجھ سے دس چیزیں لے لو۔

(۱) فقر کے درخت کی جڑیں لے لو۔

(۲) تواضع کے درخت کی جڑوں کے ساتھ (اس کو ملا لو)۔

(۳) اور اس میں توبہ کا ہلیلہ ڈالو۔

(۴) اس کو رضا (اور قناعت کی) کے ہاون میں ڈال دو۔

(۵) اور قناعت کے دستے سے اس کو کوٹو۔

(۶) اسے پرہیزگاری کی ہانڈی میں اس کو ڈال دو۔

(۷)اوراس کے✉حیا کا✉نی ڈالو۔

(۸)اورمحبت کی آگ میں اس کو جوش⑩و۔

(۹)اوراس کوشکر کے پیالہ میں نکالو۔

(۱۰)اورامید کے پنکھے سے اس کو ہ⑩و(اورحمد کے چمچہ کے سا✉اس کو✉نے ایسا کرلیا کہ ✉ پابندی سے اس✉عمل کیا تو✉⑩نیا✉ت کی تمام بیماریوں اور✉قسم کے امراض جسمانی وروحانی سے شفاء ⑩ے گا۔

✉⑩✉ہ✉نچ علماءاورحکماءکوجمع کر کے✉کوکوئی حکمت✉بات بیان کرنے کوکہا:

ان میں✉⑩⑩✉تیں بیان کیں،تو وہ کل⑩س ہوگئیں۔

اوّل نے بیان کیا:

(۱)خالق کا■ف ایمان ہے،اوراس سے مامون ہو✉کفر ہے۔

(۲)اورمخلوق سے✂نیاز ہو✉آ⑩ی،اورمخلوق کا■ف غلامی ہے۔

⑩◆ے نے بیان کیا:

(۳)اللہ تعالیٰ سے امیدیں وابستہ رکھنا ایسی✂نیازی اور مالداری ہے ❄ کے ہو ✋ ہوئے فقر وفاقہ سے کچھ نقصان نہیں ہو✉۔

(۴)اللہ تعالیٰ✉امید ہو✉ایسی☪✡ہے ❄ کے ہو ✋ ہوئے کو⑩و☎نفع بخش نہیں۔

تیسرے نے بیان کیا:

(۵⑩ل کی مالداری اور✂نیازی کے سا✉تھیلی خالی ہو✉نقصان نہیں پہچانتا(یعنی✉⑩ل میں استغناء ہےتو فقروفاقہ✉و⑩✉عزت✉ارسکتا ہے)۔

(۶⑩ل کی☪✡کے سا✉تھیلی✉ہونے✉و⑩فقیری✉⑩ہ کر✉ہے(یعنی✉⑩ل میں حرص

بھری ہوئی ہے، تو مال⑩ و☎ ✉ و⑩مفلس او☪ ج ہے)۔

♋ 🕐 نے بیان کیا:۔

(۷⑩ل کی مالداری سخاوت کے سا👌 مالدا📪 ھا👍 ہے (یعنی مالدا⑩ می ⑩ل میں📪 سخاوت ہے اور وہ سخاوت📪 ہے، تو اس سے مال کم نہیں📪، بلکہ📪 ھتا ہے)۔

(۸⑩ل کی فقیری تھیلی ☠ ہونے ✉ و⑩فقیری📪⑩ ہ کر👍 ہے (یعنی📪⑩ل میں حرص بھری ہوئی ہے، تو مال⑩ و☎ ✉ و⑩مفلس او☪ ج ہے)۔

✉ پنچوے نے بیان کیا:۔

(۹) خیر کا تھوڑا حصہ📪، کثیر شر📪 ک کرنے سے بہتر ہے (یعنی تھوڑی بھلائی حاصل کر📪⑩ ہ 📪📪 ک کرنے سے بہتر ہے)۔

(۱۰) تمام 📪 ک⑩ ینا، تھوڑی خیر♍ سے بہتر ہے (یعنی تھوڑی خیر حاصل کرنے سے تمام📪 ائیوں 📪 ک⑩ ینا بہتر ہے)۔

حضرت📁 عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ📪:

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ا⑩ عالی ہے، میری ا☒ ⑩س قسم کے لوگ ✌ میں⑩ اخل نہیں ہوں گے، مگر ان میں سے جو توبہ کر لیں:

🕯⬅①👎✈☜⚡☜①👎🏳●♑♏♐👎🏳☜ ♑⬅■👎☠☜⬀♁♐👎●☼☜

♋♑🕐👎●☼☺■❶ ⑦👎✝☞➢♏🕐 👎❄☜➔✖♑♑◆♑❻👎◆✖♑⑥♈♑◆♑❻👎☼☜

عرض کیا📪 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ♁♐⬀ن ہے؟ ا⑩📪:

(ا♐♁⬀ وہ ہے جو امراء کے آگے آگے (لوگوں📪 گوئی کے لئے) چلتا ہے (او📪ت میں ان کی ہاں میں ہاں📪 رہتا ہے، چاہے وہ📪 کے خلاف ہی کیوں نہ ہو)

عرض کیا گیا … کون ہے؟ ارشاد فرمایا:

(۲) کفن چور (دفن کے بعد مردہ کا کفن نکالنے والا)۔

عرض کیا گیا … ہے؟ ارشاد فرمایا:

(۳) چغل خور (اس کا رات دن کا مشغلہ یہی ہے کہ لوگوں کی چغلی کھاتا پھرتا ہے)۔

عرض کیا گیا … کون ہے؟ ارشاد فرمایا:

(۴) جو شخص جوان عورتوں کو بدکاری کے لئے اپنے گھر میں جمع کرتا ہے (ان سے بدکاری کا پیشہ کراتا ہے)۔

عرض کیا گیا … کون ہے؟ ارشاد فرمایا:

(۵) جو اپنی عورت پر غیرت نہیں کرتا (یعنی غیر مرد اس کی بیوی سے غلط تعلق رکھے اور وہ اس کو گوارا نہ ہو بلکہ ہنسی خوشی اس کو گوارا کرتا ہے)۔

عرض کیا گیا … ہے؟ ارشاد فرمایا:

(۶) جو شخص ڈھول بجاتا ہے (یعنی ڈھول بجانے کا پیشہ کرتا ہے)۔

عرض کیا گیا … کون ہے؟ ارشاد فرمایا۔

(۷) جو شخص سارنگی بجاتا ہے (یعنی پیشہ کے طور پر اسی سے گذارا کرتا ہے)۔

عرض کیا گیا، … ہے؟ ارشاد فرمایا:

(۸) جو شخص معاف نہیں کرتا اور عذر قبول نہیں کرتا (یعنی … ماغ … ن کہ کسی … انستہ طور پر بھی کوئی غلطی ہو جائے تو اس کو معافی چاہنے پر بھی معاف نہیں کرتا، بلکہ … یتا ہے)۔

عرض کیا گیا … ہے؟ ارشاد فرمایا:

(۹) زنا سے پیدا ہوا اور … پر بیٹھ کر لوگوں کی غیبت کرے۔

عرض کیا گیا، … کون ہے؟ ارشاد فرمایا:

(۱۰) والدین کا نافرمان (جو والدین کی نافرمانی میں مشہور ہو)۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نماز قبول نہیں فرماتا:

(۱) وہ شخص جو تنہا (بلا جماعت) بغیر قرأت کے نماز پڑھتا ہے۔

(۲) وہ شخص جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا (حالانکہ زکوٰۃ اس پر فرض ہے)۔

(۳) وہ شخص جو زبردستی قوم کی امامت کرے اور لوگ اس سے ناخوش ہوں (اور اس کی کوتاہیوں اور بد اخلاقیوں کی وجہ سے امامت کا مستحق نہ سمجھتے ہوں، اور اس کو الگ کرنا چاہتے ہوں، مگر وہ زبردستی پھر بھی امامت کرتا ہو)۔

(۴) بھگوڑا غلام (جو سرکشی اور نافرمانی کی وجہ سے اپنے آقا کو چھوڑ کر بھاگ گیا ہو)۔

(۵) دائمی شراب نوشی کرنے والا۔

(۶) وہ عورت جو اس حال میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو (یہ اس وقت ہے جب کہ عورت کی طرف سے کوتاہی حق تلفی وغیرہ ہو)۔

(۷) وہ آزاد عورت جو بغیر اوڑھنی کے نماز ادا کرے (اور بے پردہ آوارہ پھرے)۔

(۸) سود خور۔ (۹) ظالم بادشاہ۔

(۱۰) وہ شخص جس کو اس کی نماز برائی اور بے حیائی کے کاموں سے نہ روکے، ایسا شخص اللہ تعالیٰ سے دوری میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اس کی نماز میں ضرور کوتاہی ہے اور خشوع وخضوع وغیرہ کی کمی ہے جب ہی تو وہ معاصی اور بے حیائی کے کاموں سے باز نہیں آتا، اس لئے اس کو اپنی کوتاہی دور کرنا چاہیے، اور نماز کامل خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت نبی کریم ﷺ [illegible] جو مسجد میں [illegible] اخل [illegible] چاہے [illegible] باتوں [illegible] بندی لازم ہے:

(۱) اپنے موزوں اور جوتوں کی حفاظت کرے (کہ ان کو حفاظت سے رکھے، اسی طرح نہ چھوڑے کہ کوئی اٹھا کر لے جائے)۔

(۲) مسجد میں [illegible] ں رکھے۔

(۳) [illegible] پڑھے [illegible] اخل [illegible] ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ [illegible] شتوں پر سلام ہو، اے اللہ ہمارے لئے اپنی رحمت [illegible] روازے کھول [illegible] ے، بیشک تو بہت بخشنے والا اور عطا [illegible] مانے والا ہے۔

(۴) اہل مسجد کو سلام کرے [illegible] وہ نماز [illegible] ت وغیرہ میں مشغول نہ ہوں) [illegible] مسجد میں کوئی شخص مو [illegible] نہ ہو پھر اس طرح سلام کرے [illegible] کوئی معبود نہیں، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

(۵) کسی نمازی کے سامنے سے نہ گذرے۔

(۶) کوئی [illegible] نیوی کام نہ کرے۔

(۷) کوئی [illegible] نیوی کلام نہ کرے۔

([illegible]۸) [illegible] ورکعت پڑھے بغیر مسجد سے نہ نکلے (بشرطیکہ مکروہ و [illegible] نہ ہو)۔

([illegible]۹) وضو [illegible] اخل ہو۔

(۱۰) [illegible] مسجد سے [illegible] کے لئے کھڑا ہو [illegible] پڑھے [illegible] کی تعریف [illegible] ہوں، اور گواہی [illegible]

⑩ یتا ہوں کہ 🕒 ے سوا کوئی ع⑩ ت کے لائق نہیں اور میں تجھ سے مغفرت طلب☒ ہوں، اور ہر معاملہ میں 🕒 ی ہی طرف رجوع☒ ہوں۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ☒ یا:

(۱) نماز چہرہ کو نورانی ⑩ یتی ہے۔

(۲ ⑩ ل کو منور کر👍 ہے۔

(۳) جسم کو سکون ورا✂ بخشتی ہے۔

(۴) قبر میں انیس ہو👍 ہے۔

(۵) رحمت☒ ی ☒ ول☒ ☒ ہے

(٦) آسمان کے ⑩ روازوں کی کنجی ہے (❄ کے ذریعے☒ تعالیٰ☒ کی رحمتیں☒ کتیں☒ زل ہو👍 ہیں)۔

(۷) میزان عمل کو بھاری کرنے والی ہے (کہ نماز☒ ☒ سے میزان عمل بھاری ہو جائیگا)۔

(۸) ☒ تعالیٰ☒ کی☐ش⑩ ی کا ذریعہ ہے (کہ نمازی بندہ سے☒ تعالیٰ↑ نا☐ش ہو جا ☒ ہیں)۔

(۹) .☒ کی قیمت ہے (کہ نماز☒ ☒ سے .☒ وا✂ ہو جا👍 ہے)۔

(۱۰) آ☒ جہنم سے حجاب ہے، (کہ نماز، نمازی اور آ☒ جہنم کے ⑩ رمیان آ☐ جا👍 ہے) اور✂ نماز کی ی↑ ن ہے اور اس کی☒ کتیں ہیں تو اس کی نگہدا☒ انتہائی ضروری ہے)۔

پس ❄ شخص نے ⑩ ین کے اس عظیم ستون کو مستحکم اور مضبوط کیا اس نے☒ ⑩ ین کی☒ ری عمارت☒ ار رکھا، اور ❄ شخص نے ⑩ ین کے اس عظیم ستون کو ڈ☒ یا اس نے☒ ⑩ ین کی☒ ری عمارت کو ہی ڈ☒ یا۔

نبی کریم ﷺ :

کہ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کو ... میں داخل مانے کا ... مائیں گے، اہل ... پاس ایک فرشتہ کو بھیجیں گے، ... کے ساتھ ... کے ... ہونگیں، اہل ... میں داخل ... چاہیں گے ... فرشتہ ان سے عرض کریگا، میں عظیم ... گا راور رب عرش کریم کی طرف سے تمہارے ... اور عظیم ہدیہ لیکر ... ہوں، (ان کو لیکر ... میں داخل ہو جاؤ، یہ سنکر وہ ... ہو جائیں ... کو ... کرلیں گے) اور ہدیہ ... رے میں سوال کریں گے کہ وہ ہدیہ کیا ہے ... فرشتہ ... تختیاں ان ... الہ کریگا۔

... میں پہلی تختی ... لکھا ہوا ہوگا:

(۱) ... تمام رہو، ... یں میں داخل ہو ... ،اور ہمیشہ اس میں رہو۔

(۲) ... ی تختی ... ہوگا۔ تمہارے تمام آلام و ... ن، رنج وغم کا خاتمہ ... (آج کے بعد نہ کبھی کوئی رنج وغم ہوگا، نہ کسی قسم کی پریشانی)۔

(۳) تیسری تختی ... ہوگا:

...

... ہے، تمہارے اعمال (عبادت وطاعات ... ستی ... پسندی) ... لے میں۔

(۴) ... تختی ... ہوگا:

ہم تمہیں ... ک اور اعلیٰ زیورات پہنائیں ... :

(۵) ... پانچویں تختی ... ہوگا:

ہم تمہیں حسین وجمیل ... ریں عطا کریں گے:

اور یہ (اس) صبر کا صلہ ہے (جو انہوں نے دنیا میں مصائب پر کیا ہے) اور یہ لوگ یقیناً کامیاب ہونے والے ہیں۔

(۶) چھٹی تختی پر تحریر ہوگا:۔

آج تم کو جو بدلہ دیا جا رہا ہے، در حقیقت تمہاری اطاعت شعاری کا صلہ ہے۔

(۷) ساتویں تختی پر تحریر ہوگا:۔

تم جوان ہو گئے ہو (تم کو حقیقی جوانی عطا کی گئی) اب کبھی تم پر بڑھاپا نہیں آئیگا (بلکہ ہمیشہ ہمیشہ جوان ہی رہو گے)

(۸) اب تم (حقیقی) امن وسلامتی پا گئے ہو، اب تم کو (یہاں بہشت میں) کسی قسم کا خوف خطرہ نہیں ہوگا۔

(۹) نویں تختی پر تحریر ہوگا:

آج تم کو حضرات انبیاء علیہم السلام، حضرات صدیقین باصفا اور شہداء راہ خدا اور صلحاء کی رفاقت نصیب ہوگئی ہے۔

(۱۰) دسویں تختی پر تحریر ہوگا

خوش آمدید ومرحبا) تم بزرگ عرش والے رحمان (کی رحمت بیکراں) کے جوار مقدس میں خوش ہوگئے ہو۔ فرشتے انہیں خیر مقدم اور خطبہء استقبالیہ سنانے کے بعد فرشتہ اہل جنت سے عرض کریگا، اب امن وسلامتی کے ساتھ اطمینان کے ساتھ (اپنی اپنی) جنتوں میں داخل ہو جاؤ۔

اہل جنت فرشتہ سے خوشخبری سننے کے بعد جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

اور جنت میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اس طرح پیش کریں گے:

[illegible] تعالیٰ کو لائق ہے، جس نے ہمارے تمام رنج وغم کو دور کر دیا [illegible]

بیشک ہمارا پروردگار (ہماری کوتاہیوں اور لغزشوں کو) بخشنے اور معاف کرنے والا ہے، اور (ہمارے

اعمال صالحہ کا اقتباس ہے۔

❖ ... لائق ن ہے، ❄ نے ہم سے اپنا

وعدہ را کھا۔

... ،ہم . ✌

میں جہاں چاہیں وہاں رہ سکتے ہیں۔

... کا لہ کیا ہی اچھا ہے (اور کیا ہی مبارک ہے)

اہل جہنم کے لئے وعیدیں:

اسی طرح اللہ تعالیٰ اہل جہنم کو جب جہنم میں داخل ما ئیں گے ان کے پاس بھی ایک شتہ س ◆ بہ مہر

تختیاں یکر بھیجیں گے، (اور فرشتہ ان تختیوں میں لکھی ہوئی وعیدیں:

(۱) پہلی تختی میں تحریر ہوگا،

(کم بختو!) جہنم میں داخل ہو جاؤ، ❄ میں کبھی مرو گے اور نہ ہی ہ رہو گے، (یعنی ک عذاب

فتار رہو گے، نہ تمہارا شمار ؤں میں ہوگا نہ ؤں میں) اور کبھی جہنم سے نکالے بھی نہیں جاؤ گے۔

(۲) ◆ی تختی پر تحریر ہوگا:۔

عذاب میں گھس جاؤ (اور ہمیشہ مبتلائے عذاب رہو) اب کو کبھی کوئی را نصیب نہیں ہو سکے گی۔

(۳) تیسری تختی پر تحریر ہوگا:۔

یہ لوگ میری رحمت سے امید ہو گئے ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت کبھی حاصل نہیں ہو سکے گی، اور اللہ

تعالیٰ کی رحمت سے امید ہو جائیں گے۔

(۴) ☆ تختی پر تحریر ہوگا:۔

رنج و غم (ہر قسم کی بلا و مصیبت) میں ہمیشہ کیلئے داخل ہو جاؤ۔

(۵) پانچویں تختی پر تحریر ہوگا:۔

تمہاری ... ک آگ ہوگی، خا⑩ ارسینڈ کی غذا ملے گی، کھولتا ... پانی ... کو ملے گا، انگاروں کے تمہارے بستر ہونگے ⑩ ... آگ کے شعلے تمہاری اوڑھنے کی چا⑩ ریں ہوں گی۔

(۶) چھٹی تختی پر تحریر ہوگا:۔

... گی بھر ... نے میری ... مانی کی یہ اس کی ◆ ... ⑩ ی جارہی ہے۔

(۷) ساتویں تختی پر تحریر ہوگا:۔

جہنم میں ... ہمیشہ ہمیشہ میرا غصہ رہے گا۔

(۸) آٹھویں تختی پر تحریر ہوگا:۔

... (ہمیشہ ہمیشہ کے ...) لعنت ہے، اس ... نے (... گی بھر ... ے ... ہ کئے اور نہ کبھی توبہ کی اور نہ کبھی ... ا ... ہوئی۔

(۹) نویں تختی پر تحریر ہوگا

آ ... جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے ... تمہارے ... ران ... اور ... تمیز شیاطین (✠ وانس) ہی ہونگیں (جو یقینا ... ین سا☆ ہیں)

(۱۰) سویں تختی پر تحریر ہوگا۔

(ہم نے ... کو اپنی عبا⑩ ت کے ... بھیجا تھا، لیکن ہماری عبا⑩ ت کرنے کے بجائے)

... نے شیطان کا اتباع کیا، اور ... ک کر ⑩ نیا (کی فانی لذات اور نفسانی □ اہشات) کو اختیار کیا، پس یہ (آ⑩ وزخ) تمہاری ◆ اہے (ہمیشہ ہمیشہ اس کو بھگتو ...

رگ :

میں ⑩س چیزوں کو ان مقامات تلاش کیا، لیکن وہ چیزیں ⑩ ◆ ⑩س جگہوں مجھ کو ملیں۔

(۱) میں نے رفعت ◆ بلندی کو تلاش کیا تھا، فخر و غرور میں، لیکن میں نے ان کو تواضع (خاکساری وتنی ، عا ی، نیازمندی) میں پایا۔

(حدیث شریف میں ہے ⑩ ⑤ شخص اللہ ⑩ تواضع اختیار ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ◆ بلندی عطا ما ہیں)

(۲) میں نے لذت ⑩ ت نماز میں تلاش کی، لیکن وہ مجھ ہیز گاری میں ملی (یعنی ہیز گاری اختیار کرنے سے بطور خاص ⑩ ات میں لذت حاصل ہو ہے)

(۳) میں نے را کو تلاش کیا حرص (وہوس میں) میں نے اس پایا، زہد و قنا ؛ میں، (یعنی ن حرص میں مبتلا رہتا ⑩ نیا حاصل کرنے کی مشقوں فتار رہتا ہے، اور زہد و قنا ؛ اختیار کر ہے، تو ان مشقوں سے نجات پا ہے اور را حاصل ہو جا ہے

(۴) نور قلب کو تلاش کیا ⑩ن کی علانیہ نمازوں میں لیکن وہ مجھ کو ملا رات کی شیدہ (تہجد کی) نماز میں (یعنی نماز تہجد کی پابندی سے بطور خاص ⑩ل میں نور پیدا ہو ہے)

(۵) میں نے قنا ؛ کا نور تلاش کیا ⑩ وسخاوت میں، لیکن وہ مجھ کو ملا روزہ کی پیاس میں (یعنی نفلی روزوں کی کثرت سے قیا میں بطور خاص نور حاصل ہوگا۔

(۶) صر رنے کی آسانی تلاش کی، عید الاضحیٰ کی نی میں، لیکن میں نے اس ⑩ ھ کر اس کو پایا، صدقات وخیرات میں نکہ عید الاضحیٰ کی نی سال بھر میں صرف مرتبہ ہو ہے، اور صدقات فلہ ہمیں ⑩ یئے جا ہیں۔

(۷) آ ⑩ وزخ سے نجات کاموں (کے اختیار کرنے) میں تلاش کی، مگر وہ ک شہوات

میں یعنی خواہشات نفسانی کو ترک کرنے سے ہی آتش جہنم سے نجات حاصل ہوگی۔

(۸) اللہ تعالیٰ کی محبت، مشاغل دنیا میں تلاش کی، مگر وہ مجھے ملی اللہ تعالیٰ کے ذکر میں (کہ بندہ جتنا جتنا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے، اتنا اتنا اللہ تعالیٰ کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۹) میں نے مجمعوں اور محفلوں میں عافیت کو تلاش کیا، لیکن وہ مجھ کو ملی گوشۂ تنہائی میں (کہ خلوت نشینی ہی میں عافیت وسلامتی ہے)۔

(۱۰) دل کا نور (بصیرت) کو تلاش کیا مواعظ اور تلاوتِ قرآن کریم میں لیکن (اس کی نسبت) میں نے اس کو پایا (رات کی آنیہ میں) غور وفکر اور گریہ وزاری میں یعنی رات کی آنیہ میں غور وفکر کرنے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے گریہ وزاری کرنے سے بطور خاص دل میں نور اور قلبی بصیرت حاصل ہوتی ہے۔

کلمات سے مراد سنن انبیاء علیہم السلام:

[illegible] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ آیہ مبارکہ میں کلمات سے مراد دس چیزیں ہیں (جو سنن انبیاء علیہم السلام میں سے ہیں) ان میں پانچ چیزیں سر سے متعلق ہیں، اور پانچ جسم سے متعلق ہیں۔ سر سے متعلق پانچ چیزیں یہ ہیں:

(۱) مسواک کرنا (۲) کلی کرنا (۳) پانی لے کر ناک صاف کرنا (۴) مونچھ کے بالوں کو کاٹنا (۵) سر کے بال منڈانا۔

(بعض روایت میں نمبر پانچ پر داڑھی کا تذکرہ ملتا ہے)۔ اور پانچ چیزیں جو جسم سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) بغل کے بال (اکھاڑ کر) صاف کرنا (۲) ناخن تراشنا (۳) زیر ناف کے بال صاف کرنا (۴) ختنہ کرنا (۵) بول و براز کے بعد استنجا کرنا۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی [?]ن میں گست[?]کا [?]ل:

حضرت عبداللہ [?] عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے منقول ہے کہ جو شخص حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [?] مر[?] بھیجے گا، اللہ تعالی اس[?]س رحمتیں [?] زل [?] مائینگے اور جو شخص (العیا[?] للہ) [?] مرتبہ بھی [?]ن اقدس میں گست[?] کرے گا، اللہ تعالی اس[?]س لعنتیں بھیجے گا، چنانچہ ولید [?] مغیر[?] اللہ علیہ) نے [?] مرتبہ [?] گا[?]ی، اور اللہ تعالی نے اس کے جواب میں [?]س گالیا[?] یں، [?] کو اس آیت مبارکہ میں بیان [?] یا ہے:

[?]

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسے [?] بخت کی [?]ت نہ مانو۔

(۱) جو [?]ہ قسم کھانے والا ہے (۲) ذلیل ورزیل ہے۔

(۳) طعنہ زن ہے۔ (۴) چغل [?]رہے۔

(۵) بھلائی سے روکنے والا ہے۔ (۶) ([?] مخالفت میں) حد سے تجاوز کرنے والا ہے۔

(۷) ازلی گنہگار ہے۔ (۸) [?]کش او[?] ماغ ہے۔

(۹) ان [?] مست[?] م زمانہ اور حرامی بھی ہے۔

(۱۰) مال وا[?] غرور و گھمنڈ اسقدر ہے کہ [?] اس کے سا[?] آیت [?] آنی تلاوت کی جا[?] ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو پہلے لوگوں [?] انے قصے اور افسانے ہیں، یعنی [?] آ[?] ک کی تکذ[?] ہے۔ (العیا[?] للہ)

[?]ل کی موت [?]س وجوہ:

حضرت [?] اھیم [?] ہم سے لوگوں نے سوال کیا کہ اللہ تعالی نے ا[?] [?] عا مانگو میں تمہار[?] عائیں قبول کرونگا، اور ہم بہت [?] عائیں مانگتے ہیں، اور وہ قبول نہیں ہوتیں، (اس کی کیا [?] ہے؟)۔

انہوں [?]:

⑩س چیزوں کی ⌘ سے تمہار⑩ل⑩ہ ہو گئے ہیں، ان میں⊠گی کا کوئی⊠قی نہیں رہا، ا⑩عا وہی قبول ہو👍 ہے، ⑩ل کی گہرائی سے♊ ہے، اور⑩ل ہی⑩ہ ہو گئے تو پھر محض⊠⑩عا کیسے قبول ہو)۔ وہ ⑩س چیزیں یہ ہیں:

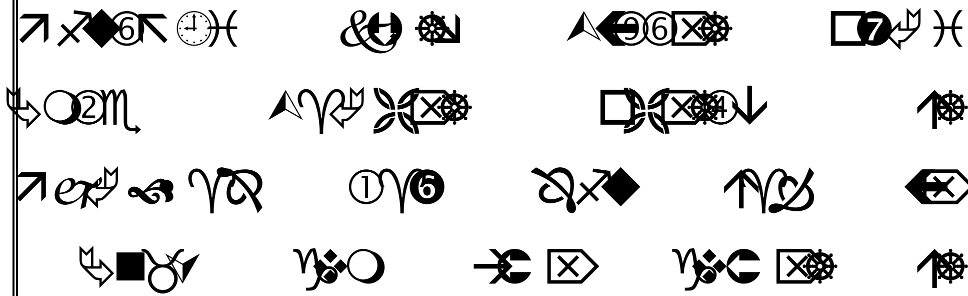
(۱) ✍ کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوئی مگر✍ نے اس کے حقوق⑩انہیں کیا۔

(۲) ✍ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب⊠ پڑھا مگر اس⊠عمل نہیں کیا۔

(۳) شیطان⑩شمنی⑩عوی کر 👎 ہو حالانکہ اس⑩وستی کر 👎 ہو (کہ اس کی اطا ⑩کر 👎 ہو)۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت⑩عوی کر 👎 ہو، اور رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کی مخالفت کر 👎 ہو۔

کسی نے کہا ہے⊠



تو رسول اللہ ﷺ کی⊠ مانی⊠ ہے، حالانکہ آنحضرت ﷺ کی محبت⑩عوی⊠ ہے بلا شبہ یہ بہت عجیب⊠ ت ہے⊠ی محبت⑩ق ہو👍 ہے تو تو آنحضرت ﷺ ما⑩ا⊠ اس⊠ کہ محبّ اپنے محبوب کا مطیع⊠ ما⑩ا⊠ ہے۔

(۵) ✌ کی محبت⑩عوی کر 👎 ہو اور اس کے⊠عمل نہیں کر 👎 (بلکہ عمل اس کے خلاف کر 👎 ہو)

(۶) جہنم سے⊠ف⑩عوی کر 👎 ہو (ا⊠نی اس⊠ف کا اظہار بھی کر 👎 ہو) لیکن☞ ہوں⊠ز نہیں آ 👎، یعنی☞ ہوں⊠ ارتکاب کر 👎 رہتے ہو، جو جہنم میں لے جانے والے ہیں۔

(۷) ✍⑩عوی کر 👎 ہو کہ موت⊠ ہے، (اور ضرور آ کر رہے گی) لیکن اس کے⊠(اعمال صالحہ کے

ذریعہ اور ہوں سے اجتناب کے ذریعہ) کوئی ری نہیں کر ۔ (بلکہ گی اس طرح ار ہو جیسے کبھی ✉ ہی نہیں)۔

(۸)⑩ وں کے عیوب کی ہ میں مشغول رہتے ہو اور کبھی اپنے عیوب پر تمہاری نظر نہیں جا ،(کہ ان کی اصلاح کی فکر ہو)۔

غیر کی آنکھ کا تجھ کو ✉ ہے نظر

⑩یکھ اپنی آنکھ کا غافل کبھی بھی

(۹) اللہ تعالیٰ⑩✉ ہو ارزق کھا ہو، مگر اس کا شکر⑩ نہیں کر (بلکہ اسکا رزق کھا کر اسی کی مانی کر ہو)

(۱۰) اپنے⑩ وں کو (قبروں میں)⑩فن کر ہو، لیکن اس سے عبرت حاصل نہیں کر (کہ ❄ طرح یہ لوگ⑩ نیا اور اس کے اسباب مال و متاع ک کر⑩ نیا سے ہار گئے، ہم کو اسی طرح⑩ نیا سے ✉جانا ہے)۔

(یہ وہ اسباب ہیں کی⌘ سے تمہارے⑩ ل⑩ ہ ہو گئے ہیں اور تمہاری⑩ عائیں قبول نہیں ہوتیں، پس اپنی اصلاح کر لو اور ہوں سے پختہ توبہ کر کے ✉ات کی ری میں لگ جاؤ، تو پھر ضرور تمہاری⑩ عائیں قبول ہونگیں، ءاللہ تعالیٰ)۔

لیلہ عرفہ کی خاص⑩ عا:

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ا⑩ عالی ہے کوئی مومن⑩✉ یا عورت عرفہ کی مقدس میں ذیل⑩ عا ❄ میں صرف⑩س کلمات ہیں ار مرتبہ پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے جو بھی⑩ عا طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی⑩ عا ضرور ری کریگا✉ وقتیکہ وہ کسی ہ و معصیت اور قطع رحمی کی⑩ عا نہ کرے⑩ عا یہ ہے:

(۱) ... ش آسمان میں ہے۔

(۲) [illegible] کی قدرت [illegible] ہی زمین میں ہے۔

(۳) [illegible] نے (مخلوق کیلیئے) خشکی میں راستے بنا [illegible] ہیں۔

(۴) [illegible] نے ہوا میں بھی روح ڈال [illegible] کا رو[illegible] شتہ ہوا میں مو[illegible] ہے۔

(۵) [illegible] آگ [illegible] بھی [illegible] کا غلبہ اور سطوت وشو[illegible] قائم ہے

(۶) [illegible] کا علم رحم [illegible] ر میں [illegible] کی صورت [illegible] ی [illegible] ہے

(۷) [illegible] کے فیصلے قبروں میں بھی [illegible] فذ ہو [illegible] ہیں۔

(۸) [illegible] نے آسمان کو بلندی عط[illegible] مائی۔

(۹) [illegible] چھوڑنے کے بعد نہ کوئی پناہ گاہ حاصل ہو[illegible] ہے، اور نہ کوئی ٹھکانہ ہوسکتا ہے، (ساری کائنات کے [illegible] پناہ ا[illegible]ک ذات کی آغوش رحمت ہے اور [illegible])۔

ابلیس [illegible]:

حضرت عبداللہ [illegible] عباس رضی اللہ عنہ سے روا[illegible] ہے کہ [illegible]ن آنحضور ﷺ نے ابلیس لعین سے [illegible] فت[illegible] مایا، میری ا[illegible] میں [illegible] ے کت[illegible] و[illegible] ہیں، اس نے ک[illegible]س قسم کے لوگ میر[illegible] و[illegible] ہیں۔

جس کی تفصیل یہ ہے:

(۱) ظالم بادشاہ (جو رعایا پر ظلم کرتا ہے)۔

(۲) متکبر اور مغرور آدمی (جو لوگوں کو حقیر سمجھتا ہے اور ظلم کرتا ہے)۔

(۳) وہ مالدار شخص جو یہ پرواہ نہیں کرتا کہ مال کہاں سے کمایا (حلال طریقے سے یا حرام طریقے سے) اور نہ یہ پرواہ کرتا ہے کہ مال کہاں خرچ کیا (جائز موقع پر یا ناجائز اور حرام موقع پر)۔

(۴) وہ عالم جو مالداروں کی ان کے ظلم و ستم پر تصدیق کرتا ہے (یعنی غلط دلیل کر کے ان کے ظلم و جور کو جائز قرار دیتا ہے)۔

(۵) خیانت کرنے والا تاجر۔

(۶) غلہ کی ذخیرہ اندوزی کرنے والا (جو اس وجہ سے غلہ بازار میں نہیں لاتا، جب تک قیمتیں نہ بڑھ جائیں اور بندگانِ خدا ایک ایک دانہ کے لیے ترستے رہتے ہیں، اور قحط کی سی کیفیت رونما ہو گئی ہو)۔

(۷) زناکار (جو ہر روز عیاشی میں مبتلا رہتا ہے، اور عصمتوں کا نقصان کرتا ہے)۔

(۸) سود خور (جو اللہ کا ملعون ہے اور سود خوار اور جواری سے کم نہیں)۔

(۹) وہ بخیل جو حلال حرام کی پرواہ کیے بغیر مال جمع کرتا رہتا ہے (اور کسی ضرورتمند اور محتاج کو پائی بھی نہیں دیتا)۔

(۱۰) وہ شرابی جو شراب کا عادی ہو اور وہ شراب کے نشے میں چور رہتا ہو۔

ابلیس کے بیس دشمن:

حضور ﷺ نے ابلیس لعین سے دریافت کیا کہ میری امت میں تیرے دشمن کتنے لوگ ہیں؟

اس نے کہا بیس آدمی میرے دشمن ہیں:

(۱) میرے سب سے اول (سب سے بڑے) دشمن آپ ہیں اے محمد (ﷺ) میں آپ کو اپنا سب سے

خطرہ کا دشمن سمجھتا ہوں۔

(۲) عالم باعمل (جو علم کے تقاضوں کے مطابق عمل کرتا ہے، اور دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے)۔

(۳) حافظ قرآن جو قرآن پاک کے مطابق عمل کرتا ہے (اور دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے)۔

(۴) پنج وقتہ نمازوں میں فی سبیل اللہ اذان دینے والا موذن (کیونکہ وہ اذان کے ذریعہ لوگوں کو خیر کی دعوت دیتا ہے اور اسلام کے شعائر کو بھی بلند کرتا ہے)۔

(۵) فقراء و مساکین اور یتیموں سے محبت کرنے والا شخص (کیونکہ وہ بھی خیر کثیر پھیلانے والا ہے اور اپنے عمل سے خیر کی دعوت بھی دینے والا ہے)۔

(۶) مہربان اور رحمدل انسان (جو تمام مخلوق کے ساتھ رحمت و مہربانی کا برتاؤ کرتا ہے)۔

(۷) اللہ کی خاطر تواضع (عاجزی، انکساری اور نیاز مندی) اختیار کرنے والا مؤمن

(۸) وہ صالح نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی طاعات و عبادات میں پرورش پائی اور اسی میں جوان ہوا (اور اپنی جوانی کو معاصی و نافرمانی کی گندگیوں اور غلاظتوں سے آلودہ ہونے سے بچایا)۔

(۹) حلال کھانے والا (اور حرام کے ایک ایک لقمہ سے اپنی حفاظت کرنے والا)۔

(۱۰) دو جوان جو آپس میں اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتے ہیں (کسی نفسانی غرض کو اس میں دخل نہیں ہوتا)۔

(۱۱) وہ نمازی جو نماز جماعت کا حریص ہے (یعنی اس کی پوری کوشش نماز جماعت ادا کرنے کی ہوتی ہے)۔

(۱۲) راتوں کی تنہائیوں میں جبکہ لوگ محو خواب ہوتے ہیں، نماز پڑھنے والا۔

(۱۳) پرہیزگار شخص جو اپنے نفس کو حرام سے بچاتا ہے۔

(۱۴) خلق خدا کی خیر خواہی کرنے والا شخص (جو کسی غرض کے بغیر ہر کسی کی خیر خواہی میں لگا رہتا ہے) اور ایثار اور رواداری میں ہے، اپنے بھائیوں کے لئے دعا کرنے والا، اور اس کے دل میں کسی سے کوئی لالچ نہیں ہوتا (اور نہ اپنے دل میں کسی سے کوئی رنجش رکھتا ہے)۔

(۱۵) ہمیشہ✉ وضور ہنے والا شخص (کہ وہ ملائکہ کا مقرب ✉ ہے، اور اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت میں ✉ ہے)۔

(۱٦) سخی ☺ ن (کہ اس کی سخاوت ا⑩⑩⑩ ہش سے تمام بندگا✉ استفید ہو ہیں)

(۱۷) ■ ش خلق اور ملنسار⑩ مؤمن (جو کسی سے خندہ پیشانی سے پیش ✉ ہے)

(۱۸) (وہ متوکل علی اللہ ⑩ مؤمن جو حال میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ✉ ہے) اور اللہ تعالیٰ نے ✠ چیزوں کا وعدہ کیا اور ✠ چیزوں کا ذمہ لیا ہے، ان کو سچا جانتا ہے، اوروں میں اللہ تعالیٰ پر ✉ رالیقین ✉ ہو۔

(۱۹) بیوہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا (اور ان کی خبر گیری کرنے والا)

(۲۰) موت کی 🕐 ری کرنے والا (جو ہر وقت فکر ✉ ت اور اس کی 🕐 ری میں لگا رہتا ہے۔

حضرت و، ✉ رحمہ اللہ تعالیٰ ما ہیں کہ توریت میں لکھا ہوا ہے:

(۱) جو شخص ⑩ نیا میں ✉ ت کے ♋ توشہ 🕐 رکر ✉ ہے وہ قیا ☒ میں اللہ تعالیٰ ⑩ ✉ ہو گا۔

(۲) جو شخص غصہ ✉ ک ⑩ یتا ہے (کہ بلا ⌘ شرعی غصہ نہیں ✉) وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے جوار رحمت میں رہتا ہے۔

(۳) جو شخص ⑩ نیائے فانی کے عیش ورا ✉ ک ⑩ یتا ہے، وہ قیا ☒ ⑩ ن اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی پکڑ سے مامون و محفوظ ہو جاتا ہے۔ (۴) بغض وحسد کے کدورت و کینہ کے ✉ سے ❄ کا آئینہ ⑩ ل ✉ ک وصاف ہو جاتا ہے، حشر ⑩ ن ✉ کے سامنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا خیر مقدم کیا جائیگا، اور اس کی تعریف وتوصیف کی جائے گی۔

✉ رگوں کا قول ہے:

آئین ما ✉ سینہ ♋ آئینہ ⑩ ا ❼

کفر ا ✉ ⑩ ر طریقت ما کینہ ⑩ ر سینہ ⑩ ا ❼

سینہ ⑩ ل) مثل آئینہ رکھنا ہمارا طریقہ ہے، سینہ میں کینہ رکھنا ہم کفر سمجھتے ہیں۔

(۵) جو شخص جاہ و منصب کی ہوس ترک کر دیتا ہے، وہ روز قیامت ان میں سے ہوگا (کہ شہنشاہ کا مقرب خاص ہوگا)۔

(۶) جو شخص دنیا میں بخل ترک کر دیتا ہے، قیامت میں مخلوق کے سامنے علانیہ اس کا ذکر خیر کیا جائیگا۔

(۷) جو شخص دنیوی جھگڑوں کو ترک کر دیتا ہے، قیامت میں مخلوق کے سامنے علانیہ اس کا ذکر خیر کیا جائیگا۔

(۸) جو دنیا میں حرام سے بچے گا، قیامت میں حضرات انبیاء علیہم السلام کے پڑوس میں ہوگا۔

(۹) جو شخص دنیا میں حرام چیزوں سے اپنی نظر کی حفاظت کریگا، میں اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرمائیں گے۔

(۱۰) جو شخص دنیا میں مالداری سے کنارہ کرے اور فقر و فاقہ اختیار کرے، قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے ساتھ مبعوث فرمائیں گے۔

(۱۱) جو شخص دنیا میں ضرورتمندوں کے کام آئے گا، ان کی ضرورتیں پوری کریگا، اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت کی تمام ضروریات پوری فرمائیں گے۔

(۱۲) کوئی شخص اپنی قبر میں مونس و غمگسار کا آرزومند ہو تو اس کو چاہئے کہ رات کو تنہائیوں میں کر نماز پڑھا کرے۔

(۱۳) اور جو شخص اس کا متمنی ہو کہ عرش رحمٰن کے سایہ میں اس کو جگہ ملے تو اس کو چاہئے زہد و پرہیز گاری اختیار کرے۔

(۱۴) شخص کی خواہش ہو کہ قیامت کے دن اس سے (حساب کی جانچ پڑتال نہ ہو) آسان حساب لیا جائے تو اس کو چاہئے ہمیشہ اپنے نفس کی اور اپنے بھائیوں کی خیر خواہی میں مشغول رہے۔

(۱۵) جو شخص اس کا آرزومند ہو کہ فرشتے اس کی زیارت کیا کریں اس کو چاہئے پرہیز گاری

اختیار کرے۔

(۱۶) جو شخص اس کا ❑ اہشمند ہو کہ بہشت 📭 یں کے اعلی⑩⌘ میں اسکا مقام ہو اس کو چا ♍ کہ روز و 🕮 اللہ تعالیٰ کے ذکر میں رطب ا◆ ن رہے۔

(۱۷) ❄ شخص کی تمنا ہو کہ بلا حساب و کتاب ۔ ✌ میں⑩ اخل ہو اس کو چا ♍ پختہ اور پکی سچی توبہ کرے۔

(۱۸) جو شخص ✂ نیاز ✉ پسند کرے، اس کو چا ♍ کہ اللہ تعالی کی تقسیم 📪 ⑩ ل سے راضی ہو (اللہ تعالیٰ نے اس کو جو بخشتا ہے اس 📪 قنا ☺ کرے اور اس کے مال 📪 للچاوے نہیں)۔

(۱۹) جو شخص یہ چا ہے کہ اللہ تعالی 📫 ⑩ 📪 وہ فقیہ عالم شمار ہو اس کو چا ♍ خشوع و خضوع اور اللہ تعالی کا ڈر اختیار کرے۔

(۲۰) جو شخص حکیم 👍 چاہتا ہو اس کو چا ♍ عالم 📁 جائے، (تمام علوم میں مہارت حاصل کرے کہ اس کے بغیر حکیم ⑩ ✉ نہیں 📁 سکتا)۔

(۲۱) کوئی شخص لوگوں کی ✉ ارسانی سے حفاظت چاہتا ہو تو اس کو چا ♍ کہ کسی کا ذکر اچھائی کے بغیر نہ کرے، اور اس سے عبرت حاصل کرے کہ 🕘 ی پیدائش کیسی ذلیل و حقیر چیز سے ہوئی اور کیسے اعلیٰ مقصد کیلئے تجھ کو پیدا کیا 👍۔

(۲۲) جو شخص ⑩ نیا ✉ ت میں شرافت 📪 رگی کا ✉ ج اپنے ◆ 📪 رکھنا چاہے تو ہمیشہ ✉ ت ⑩ 📪 ⑩ ے۔

(۲۳) جو شخص ۔ ✌ ال ⑩ وس اور اس کی نعمتوں کی آرزو ❏ ہو اس کو چا ♍ سخاوت اختیار کرے اس لئے کہ سخی ۔ ✌ کے ☎ یب ✉ ہے اور جہنم سے ⑩ و ✉ ہے۔

(۲۴) جو شخص ⑩ نیا ✉ ت میں ۔ ✌ (کا لطف ☑) چاہتا ہو اس کو چا ♍ سخاوت اختیار کرے اس ♋ کہ سخی ۔ ✌ کے ☎ یب ✉ ہے اور جہنم سے ⑩ و ✉ ہے۔

(۲۵) جو شخص اپنے ⑩ ل کو منور ✉ چاہتا ہے اس کو چا ♍ کہ کائنات ✉ ✉ ی میں غور ✉ کو لازم

پکڑے اور چیز میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے جلال و جمال کا مشاہدہ کرے۔

(۲۶) جو شخص ان (مصائب صبر کرنے وال ان) لسان (اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے وال ان) قلب خاشع (اللہ تعالیٰ سے ڈرنے وا ل) چاہتا ہو تو وہ تمام مؤمن وعورت اور تمام مسلمان وعورت کے استغفار کرنے کو لازم پکڑ لے۔

تعالیٰ نہ ہم کو اور تمام مسلمانوں کو ان قیمتی نصائح عمل کرنے کی توفیق عط مائے اور ان کے وثمرات سے را حصہ نصیب مائے۔

→■☪ ☒♈ ☒☸⑤♈○→■♈

➲ ■ ☒☸ ■☪ ⑩☒☸ ☸♋ ☸♈ ☒♋♈⑤

➲ ■◆⑥☒☸☸☒☸ ☸♋ ☸♈■ ♑

→■⑨⑥☪ ☒☸②■⑨♋✗■✗◆↗ ℯ♈⑥❖♏

↗■ ☐☒♈ ♈ ☒☸☐❻

→②☒☸ ☐☒☸→■ ☪ ☐☸↗ ✗❖❻↘↗ ☒☐ ↘

............☆☆............

۱۵ رجب المرجب ۱۴۳۶ھ